نوٹ پیڈ کاپی اردو

محمد موسیٰ

جامعہ اسلامیہ دارالعلوم عثمانیہ موڈھی باس لوھینگا کلاں
تحصیل پونہانہ ضلع نوح میوات ہریانہ پن کوڈ 122508
مہتمم مولانا اسماعیل صاحب غفرلہ
Tel. 9813273379
نا ظم ۔ قاری نعمان صاحب
9671406260





classmate
Date
Page 1

1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی بھی علم کو شروع کرنے سے پہلے چند چیزوں کو جاننا ضروری ہے

علم نحو کے لغوی معنی جانب طرف قصد و ارادہ

علم نحو کی اصطلاحی تعریف؟ علم نحو ایسے قواعد کا جاننا ہے جن کے ذریعے کلماتِ ثلاثہ یعنی اسم فعل حرف کی آخری حالت معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے اور بعض کلموں کو دوسرے بعض کلموں کے ساتھ ملانے کا طریقہ معلوم ہو

علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے

علم نحو کی غرض و غایت عربی زبان کے لکھنے اور بولنے میں لفظی غلطیوں سے بچنا

علم نحو کا ماخذ قرآن و حدیث اور کلماتِ عربیہ ہیں

علم نحو کا حکم علم نحو کا سیکھنا فرض کفایہ ہے

classmate
Date
Page ۲۰

2

تدوین سب سے پہلے حضرت ابوالاسود دؤلی نے اس علم کو مدون کیا حضرت علی رضؓ کے حکم سے ان کے بعد ان تلامذہ نے بتدریج اس کو ترقی دی اور کچھ زمانے کے بعد ابو عمر بصری اور ان کے شاگرد خلیل بن احمد نے اس کو باضابطہ مرتب و مہذب کیا خلیل کے مشہور شاگرد امام سیبویہ نے اس علم میں ایک کتاب الکتاب لکھی جو بعد والوں کا ماخذ ہے

مصنف علیہ الرحمہ کے مختصر حالات آپ کا نام علی کنیت ابوالحسن لقب زین الدین والد کا نام محمد دادا کا نام علی ہے میر سید شریف کے نام سے مشہور ہے ۲۲ شعبان ۷۴۰ھ میں طاغو نامی گاؤں میں پیدا ہوئے جو استر آباد کے ملحقات میں ہے آپ بڑے ذہین تھے بچپن ہی میں بعض کتاب تصنیف فرمائی وافیہ نامی کافیہ پر حاشیہ لکھا اور زمانہ طالب علمی ہی میں نحو میر جیسی کتاب لکھی

۶ ربیع الاول ۸۱۶ھ بروز چہار شنبہ کو وفات پائی

آپ ۷۶ سال زندہ رہے اعلی اللہ درجاتہ

classmate
Date
Page ۳۰

3

لفظ کی تعریف :۔ انسان کے منہ سے جو بات نکلتی ہے اُسے لفظ کہتے ہے

لفظ کی دو قسمیں ہے :۔ ۱ موضوع ۲ مہمل

موضوع معنی دار لفظ کو کہتے ہیں جیسے کتابٌ، قلمٌ، وغیرہ

مہمل بے معنی لفظ کو کہتے ہیں جیسے چائے کے ساتھ واہ

لفظ موضوع کی دو قسمیں ہے ۱ مفرد ۲ مرکب

مفرد کی تعریف :۔ وہ اکیلا لفظ جو ایک معنی پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ کِتَابٌ
اس کا دوسرا نام کلمہ بھی ہے

مرکب کی تعریف وہ لفظ ہے جو دو یا دو کلموں سے زیادہ ملکر بنے
جیسے رَجُلٌ صَالِحٌ (نیک مرد)

مفرد یعنی کلمے کی تین قسمیں ہے ۱ اسم ۲ فعل ۳ حرف

اسم کی تعریف :۔ اسم وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے
بغیر سمجھ میں آسکے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جاوے
جیسے رَجُلٌ

classmate
Date
Page ۴

4

فعل کی تعریف ؛ فعل وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کے ملائے
بغیر سمجھ میں آ سکے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی
ایک زمانہ پایا جائے جیسے ضَرَبَ

حرف کی تعریف ؛ حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے
بغیر سمجھ میں نہ آئے اور اس میں کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے
جیسے ، مِنْ ، اِلیٰ ، فی

مرکب کی دو قسمیں ہیں ۱ مرکب مفید ۲ مرکب غیر مفید

مرکب مفید کی تعریف ؛ مرکب مفید وہ مرکب ہے جس سے پوری بات معلوم ہو
جیسے اَلْوَلَدُ نَائِمٌ (لڑکا سو رہا ہے)

مرکب غیر مفید کی تعریف ؛ وہ مرکب ہے جس سے پوری بات معلوم نہ ہو
جیسے کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب)

مرکب مفید کو جملہ کلام اور مرکب تام بھی کہتے ہیں

مرکب مفید یعنی جملہ کی دو قسمیں ہے ۱ جملہ خبریہ ۲ جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ کی تعریف ؛ وہ مرکب مفید ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکے جیسے رَاشِدٌ قَارِئٌ (راشد قاری ہے)

جملہ انشائیہ کی تعریف وہ مرکب مفید ہے جس کے کہنے والے کو سچا
یا جھوٹا نہ کہا جا سکے جیسے اِضْرِبْ (مار تو)

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہے ۱ جملہ اسمیہ ۲ جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ ÷ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ
جملہ اسمیہ کے پہلے جز کو مسند الیہ اور مبتدا کہتے ہے
اور دوسرے جز کو مسند اور خبر کہتے ہے

مسند کی تعریف ÷ جس کی نسبت کسی دوسرے اسم کی طرف کی جائے

مسند الیہ کی تعریف وہ اسم ہے جس کی طرف نسبت کی جائے یا جس پر حکم
لگایا گیا ہو جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ میں زید مسند الیہ اور مبتدا ہے
اور عالم مسند اور خبر ہے

اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہو سکتا ہے اور فعل مسند ہوتا ہے
مسند الیہ نہیں ہوتا اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ

جملہ فعلیہ کی تعریف ÷ جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے کہ جسکا پہلا جز فعل ہو
جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا)
جملہ فعلیہ کا پہلا جز مسند ہوتا ہے اس کو فعل بھی کہتے ہیں اور دوسرا
جز مسند الیہ ہوتا ہے اور اسکو فاعل کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ
میں ضَرَبَ فعل زَیْدٌ فاعل ہے

classmate
Date
Page ۶ے

6

جملہ انشائیہ کی تعریف ÷ جملہ انشائیہ وہ جملہ کہلاتا ہے کہ جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکے جیسے اِضْرِبْ (مارتو)

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں ÷ ۱ے امر ۲ے نہی ۳ے استفہام ۴ے تمنی ۵ے ترجی ۶ے عقود ۷ے ندا ۸ے عرض ۹ے قسم ۱۰ے تعجب

امر کی تعریف ÷ وہ جملہ انشائیہ ھیکہ جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کا حکم دیا جائے جیسے اِضْرِبْ (مارتو)

نہی کی تعریف ÷ نہی وہ جملہ انشائیہ ھیکہ جس میں نا کرنا یا نہ ہونے کا حکم دیا جائے جیسے لَاتَضْرِبْ (مت مارتو)

استفہام کی تعریف ÷ استفہام وہ جملہ انشائیہ ہے کہ جسمیں نہ جاننے والا جاننے والے سے کوئی چیز معلوم کرے جیسے ھَلْ ضَرَبَ زَیْدٌ (کیا زید نے مارا)

تمنی کی تعریف: وہ جملہ انشائیہ ہے کہ جس میں کسی ممکن یا ناممکن چیز کی تمنا اور آرزو کی جائے جیسے: ممکن چیز کی مثال: لَیْتَ زَیْدًا حَاضِرٌ (کاش کہ زید حاضر ہوتا) ناممکن چیز کی مثال: لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاش کے جوانی لوٹ آتی)

ترجی کی تعریف: وہ جملہ انشائیہ ہے کہ جس میں کسی ممکن چیز کے حصول کی امید کی جائے جیسے: لَعَلَّ زَیْدًا قَارِئٌ (کاش کہ زید قاری ہوتا)

فائدہ: تمنی اور ترجی کے درمیان فرق یہ کہ تمنا ممکن اور ناممکن دونوں کی ہو سکتی ہے برخلاف ترجی کہ وہ ممکن ہی کی ہو سکتی ہے

دوسرا فرق یہ ہے کہ تمنی ہر چیز کی ہو سکتی ہے خواہ وہ نفع بخش ہو یا نہ ہو برخلاف ترجی کہ وہ نفع بخش ہی کی ہو سکتی ہے

عقود کی تعریف: وہ جملہ انشائیہ ہے کہ جو معاملہ کرتے وقت بولا جائے جیسے خرید و فروخت کے وقت بولا جاتا ہے بِعْتُ اِشْتَرَیْتُ (میں نے بیچا میں نے خریدا)

ندا کی تعریف: وہ جملہ انشائیہ ہے کہ جس کے ذریعے کسی کو پکارا جائے جیسے یَا اللّٰہُ (اے اللہ)

عرض کی تعریف: وہ جملہ انشائیہ ہے کہ جس کے ذریعے کسی کو نرمی کے ساتھ کسی مقصد کی طرف متوجہ کیا جائے جیسے اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ بھلائی کو پہونچو)

classmate
Date
Page ۸

8

قسم کی تعریف:- وہ جملہ انشائیہ ہے کہ جس کے ذریعے اپنی بات کو پختہ اور مضبوط کیا جائے جیسے وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا
(اللہ کی قسم میں زید کو ضرور بالضرور ماروں گا)

تعجب کی تعریف:- وہ جملہ انشائیہ ہے کہ جس کے ذریعے کسی چیز پر تعجب کیا جائے تعجب کے دو صیغے آتے ہے ۱ مَا اَفْعَلَهٗ جیسے
مَا اَحْسَنَهٗ (اس کو کس چیز نے حسین بنادیا)
۲ اَفْعِلْ بِهٖ جیسے اَحْسِنْ بِهٖ (وہ کس قدر حسین ہے)

مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں:- مرکب تقیدی ۲ مرکب غیر تقیدی
مرکب تقیدی کی تعریف وہ مرکب غیر مفید ہے جسکا دوسرا جز پہلے جز کیلئے قید ہو یعنی دوسرے جز کی وجہ سے پہلے جز کے افراد میں کمی واقع ہو
جیسے وَلَدُ صَالِحٌ

مرکب تقیدی کی دو قسمیں ہیں (۱) مرکب اضافی (۲) مرکب توصیفی
مرکب اضافی:- وہ مرکب ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے ملکر بنے
جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)
مضاف:- وہ اسم ہے جسکی نسبت کسی دوسرے اسم کی طرف کی جائے
مضاف الیہ:- وہ اسم ہے جسکی طرف کسی دوسرے اسم کی نسبت کی جائے
جیسے غُلَامُ زَیْدٍ میں غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہے
حکم:- مضاف پر کبھی الف لام اور تنوین نہیں آتی اور مضاف کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا اور مضاف الیہ پر الف لام اور تنوین آجاتی ہے
نیز مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے

9

مرکب توصیفی: وہ مرکب غیر مفید ہے جو موصوف اور صفت سے ملکر بنے
جیسے وَلَدٌ صَالِحٌ (نیک لڑکا)
موصوف وہ اسم ہے جسکی برائی یا بھلائی بیان کی جائے

صفت: وہ اسم ہے جسکے ذریعہ کسی کی برائی یا بھلائی بیان کی جائے
جیسے وَلَدٌ صَالِحٌ میں وَلَدٌ موصوف اور صَالِحٌ صفت ہے

فائدہ عربی میں موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد آتی ہے اور موصوف صفت، تعریف، تنکیر، تذکیر، تانیث، واحد، تثنیہ، جمع، رفع، نصب جر میں متحد ہوتے ہیں

مرکب غیر تقیدی: وہ مرکب غیر مفید ہے جسکا دوسرا جز پہلے جز کیلئے قید نہ ہو
جیسے فِی الدَّارِ

مرکب غیر تقیدی کی تین قسمیں ہیں (۱) مرکب بنائی (۲) مرکب منح حرف
(۳) مرکب صوتی

مرکب بنائی وہ مرکب ہے جسمیں دو اسموں کو ملاکر ایک کردیا گیا ہو
اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ
تک کہ یہ اصل میں اَحَدٌ وَعَشَرٌ۔ تِسْعَةٌ وَعَشَرٌ تھے
درمیان سے واؤ کو حذف کردیا گیا

مرکب بنائی کا حکم: مرکب بنائی کا حکم یہ ہیکہ اس کے دونوں جز فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں
سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے کہ اسکا پہلا جز معرب اور دوسرا فتحہ پر مبنی ہوتا ہے

classmate
Date
Page ۱۰ء

10

مرکب منع صرف :- وہ مرکب ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل نہ ہو۔ جیسے بَعْلَبَكَّ
یہ ملک شام کے ایک شہر کا نام ہے بَعْلَ بت کا نام ہے بَكَّ اس شہر کو بسانے والے بادشاہ کا نام ہے پھر دونوں کو ملا کر ایک شہر کا نام رکھ دیا گیا ہے
اسی طرح حَضَرَمَوْتَ بھی ایک شہر کا نام ہے جہاں پہونچکر حضرت صالح کو موت آ گئی تھی

مرکب منع صرف کا حکم اکثر علماء کے نزدیک مرکب منع صرف کا پہلا جز فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا معرب غیر منصرف ہوتا ہے

مرکب صوتی وہ مرکب ہیکہ جسمیں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو اور دوسرے اسم میں صوت یعنی آواز کے معنی ہو۔ جیسے سیبویہ یہ ایک نحوی کا نام ہے

حکم مرکب صوتی کا پہلا جز فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرا جز کسرہ پر مبنی ہوتا ہے

فائدہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا پہلا جز بنتا ہے

مرکب توصیفی کے جملہ کا پہلا جز بننے کی مثال اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ يُحْتَرَمُ (نیک لڑکا محترم ہے)
مرکب اضافی کے جملہ کا پہلا جز بننے کی مثال غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ (زید کا غلام کھڑا ہے)
مرکب بنائی کے جملہ کا جز بننے کی مثال عِنْدِي اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا
(میرے پاس گیارہ درھم ہے)

مرکب منع صرف کے جملہ کا جز بننے کی مثال دَخَلْتُ بَعْلَبَكَّ (میں بعلبک شہر میں داخل ہوا)
مرکب صوتی کے جملہ کا جز بننے کی مثال جَاءَ سِيبَوَيْهِ

فائدہ ۲ جملہ میں کم سے کم دو کلموں کا ہونا ضروری ہے خواہ کلمے لفظاً ہو جیسے
جملہ فعلیہ کی مثال ضَرَبَ زَيْدٌ
جملہ اسمیہ کی مثال زَيْدٌ قَائِمٌ جملہ انشائیہ کی مثال هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ (کیا زید نے مارا) یا تقدیراً ہو جیسے اِضْرِبْ کہ اس میں انت ضمیر پوشیدہ ہے
(اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے)

11

نوٹ: جب جملے کے کلمات بہت زیادہ ہو تو اسم، فعل، حرف، کو ایک دوسرے سے ممتاز کرنا ضروری ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون اسم ہے، کون فعل ہے، کون حرف ہے، کون معرب ہے، کون مبنی ہے، کون مسند ہے، کون مسند الیہ ہے، اسلئے اسم فعل اور حرف کی علامات بیان کی جاتی ہے

اسم کی کل گیارہ علامتیں ہیں

(۱) شروع میں الف لام، کا ہونا جیسے اَلْحَمْدُ

(۲) شروع میں حرف جر کا ہونا جیسے بِزَیْدٍ

(۳) اخیر میں تنوین کا ہونا جیسے زَیْدٌ

(۴) مسند الیہ کا ہونا جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ

(۵) مضاف کا ہونا جیسے غُلَامُ زَیْدٍ

(۶) مُصَغَّر یعنی تصغیر والا ہونا جیسے قُرَیْشٌ، رُجَیْلٌ

(۷) اخیر میں یاء نسبتی کا ہونا یعنی اسم کا منسوب ہونا جیسے بَغْدَادِیٌّ

(۸) تثنیہ کا ہونا جیسے رَجُلَانِ

(۹) جمع کا ہونا جیسے رِجَالٌ

(۱۰) موصوف کا ہونا جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ

(۱۱) آخر میں تاء متحرک کا ہونا جو حالتِ وقفی میں ھاء بن جائے ضَارِبَةٌ

تصغیر: کسی اسم معرب کا ایسے وزن پر ہونا کہ اس سے کسی شئے کی حقارت یا چھوٹا پن ظاہر ہوتا ہے

تین حرف کلمات کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آتی ہے

جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ (ذلیل آدمی)

چار اور پانچ حرفی کلمے کی تصغیر (فُعَیْعِلٌ) کے وزن پر آتی ہے

12

اس طرح کی تصغیر میں پانچواں حرف حذف کر دیا جاتا ہے جیسے

جَحْفَرٌ سے جُحَیْفِرٌ (چھوٹی نہر)

سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ اور اگر کسی اسم کا چوتھا حرف مدہ یا لین ہو تو اس کی تصغیر بھی فُعَیْلِلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے مِفْتَاحٌ سے مُفَیْتِحٌ (چھوٹی چابی)

فعل کی کل آٹھ علامتیں ہیں

(۱) شروع میں قَدْ ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ

(۲) شروع میں (س) ہو جیسے سَیَضْرِبُ سَیَقُوْلُ

(۳) شروع میں سَوْفَ ہو جیسے سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

(۴) شروع میں حرف جازم ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ

(۵) آخر میں ضمیر کا مرفوع متصل ہونا جیسے ضَرَبْتُ

(۶) آخر میں تاءِ تانیث ساکنہ ہو جیسے ضَرَبَتْ

(۷) امر ہو جیسے اِضْرِبْ

(۸) نہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ

علاماتِ حرف

حرف کی علامت یہ ہے کہ اسمیں، اسم و فعل کی کوئی علامت نہ ہو

جیسے مِنْ، اِلٰی، عَلٰی،

معرب اور مبنی کا بیان

معرب وہ کلمہ ہے جسکا آخر عوامل کے بدلنے سے بدل جائے جیسے

جَاءَ زَیْدٌ + رَاَیْتُ زَیْدًا + مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

مبنی وہ کلمہ ہے جسکا آخر عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے جیسے

جَاءَ ھٰذَا رَاَیْتُ ھٰذَا مَرَرْتُ بِھٰذَا

13

شعر

مبنی آں باشد کہ ماند برقرار
معرب آں باشد کہ گردد بار بار

مبنی رہتا ہے ہمیشہ برقرار
معرب اپنا حال بدلے بار بار

اعراب کی اصطلاحی تعریف ÷ اعراب وہ حرف اور حرکات ہیں کہ جنکی وجہ سے کسی اسم کا فاعل یا مفعول یا مضاف الیہ ہونا معلوم ہو

اعراب کی دو قسمیں ہیں ۱ اعراب بالحرکت ۲ اعراب بالحروف

اعراب بالحرکت ÷ وہ اعراب ہے جو زبر، زیر، پیش کی شکل میں آئے
جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَأَیْتُ زَیْدًا مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

اعراب بالحروف ÷ وہ اعراب ہے جو الف واؤ اور "یا" کی شکل میں آئے
جیسے جَاءَ أَبُوکَ رَأَیْتُ أَبَاکَ مَرَرْتُ بِأَبِیکَ

اعراب بالحرکت کی چار قسمیں ہیں ÷ ۱ اعراب لفظی ۲ اعراب تقدیری
۳ اعراب محلی ۴ اعراب حکائی

اعراب لفظی وہ اعراب ہے جو لفظوں میں آئے جیسے جَاءَ زَیْدٌ

اعراب تقدیری ÷ وہ اعراب ہے جو لفظوں میں نہ آئے بلکہ پوشیدہ ہو جیسے جَاءَ مُوسٰی

اعراب محلی ÷ مبنی کے اعراب کو اعراب محلی کہتے ہیں جیسے جَاءَ هٰؤُلَاءِ

اعراب حکائی ÷ مثلاً زَیْدٌ اعراب کو اعراب حکائی کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ قَامَ
اس مثال میں زَیْدٌ ہمیشہ مرفوع ہی رہیگا

classmate
Date
Page ۱۴

14

اسماء اعراب

رَفع، نَصب، جَر، معرب کے اعراب کو کہتے ہیں، ضَم، فَتح، کَسر مبنی کے اعراب کو کہتے ہیں اور ضمہ فتحہ کسرہ دونوں میں مشترک ہے

تعداد مبنیات کل چھ ہیں، (۱) تمام حروف (۲) فعل ماضی (۳) امر حاضر معروف (۴) یہ تینوں مبنی الاصل (۵) فعل مضارع جبکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید کے ساتھ ہو (۶) اسم غیر متمکن (۷) اسم متمکن بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو

معرب کی تعداد کل دو ہیں (۱) اسم متمکن بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو (۲) فعل مضارع بشرطیکہ نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو

اسم متمکن کی تعریف ÷ اسم متمکن وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت نہ رکھتا ہو جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ میں زَیْدٌ

اسم غیر متمکن کی تعریف ÷ اسم غیر متمکن وہ اسم ہے جو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو جیسے ھٰذَا، ھٰذِہٖ

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارات (۳) اسمائے موصولات (۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے اصوات (۶) اسمائے ظروف (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی

اسم غیر متمکن کی پہلی قسم مضمرات ہے

مضمرات ÷ مضمر کی جمع ہے بمعنی چھپی ہوئی چیز اور اسکو ضمیر بھی کہتے ہیں

ضمیر کی تعریف ÷ ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم، مخاطب یا ایسے غائب کو بتلائے کہ جسکا ذکر لفظاً یا معناً یا حکماً پہلے ہو چکا ہو

ضمیر کی دو قسمیں ہیں (۱) متصل (۲) منفصل

ضمیر متصل ÷ وہ ضمیر ہے جو کلمہ کے ساتھ ملکر آئے اور کلمہ کے جز کی طرح ہو جیسے ضَرَبْتُ میں "تُ" ضمیر متصل ہے

15

ضمیر منفصل ÷ وہ ضمیر ہے جو کلمہ سے علیحدہ ہو کر آئے جیسے اَیَّایَ
پھر ان میں ہر ایک کی تین تین قسمیں ہیں (۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور
مستعمل ضمیروں کی کل پانچ قسمیں ہیں (۱) ضمیر مرفوع متصل (۲) ضمیر مرفوع منفصل
(۳) ضمیر منصوب متصل (۴) ضمیر منصوب منفصل (۵) ضمیر مجرور متصل

فائدہ ÷ چونکہ ضمیر مجرور منفصل مستعمل نہیں اور ضمائر کی پانچوں قسموں میں سے ہر ایک
کے چودہ صیغے آتے ہیں اسلئے مستعمل ضمیروں کی تعداد کل ستر ہوتی ہے
(70)

تفصیل

ضمیر مرفوع متصل ÷ وہ ضمیر متصل ہے جو فعل سے ملکر آئے اور ترکیب میں فاعل
یا نائب فاعل بنے جیسے ضَرَبْتُ ، ضُرِبْنَا
ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں ÷ (۱) بارز (۲) مُسْتَتِر
ضمیر بارز ÷ وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں آئے جیسے ضَرَبْتُ میں "تُ" ضمیر ہے
ضمیر مستتر ÷ وہ ضمیر ہے جو پوشیدہ ہو جیسے ضَرَبَ میں "ھُوَ" ضمیر پوشیدہ ہے

ضمیر مرفوع متصل

ضَرَبَ	واحد مذکر غائب	ضَرَبَتْ	واحد مذکر حاضر کے لئے
ضَرَبَا	تثنیہ " "	ضَرَبْتُمَا	تثنیہ " "
ضَرَبُوْا	جمع " "	ضَرَبْتُمْ	جمع " "
ضَرَبَتْ	واحد مؤنث "	ضَرَبْتِ	واحد مونث "
ضَرَبَتَا	تثنیہ " "	ضَرَبْتُمَا	تثنیہ " "
ضَرَبْنَ	جمع " "	ضَرَبْتُنَّ	جمع " "
		ضَرَبْتُ	مذکر و مونث واحد متکلم
		ضَرَبْنَا	تثنیہ و جمع مذکر مونث متکلم

16

ضمیر مرفوع منفصل ÷ وہ ضمیر ہے جو کسی کلمہ کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو اور ترکیب میں مسند الیہ بنے جیسے اَنَا نَحْنُ

ضمیر مرفوع منفصل

هُوَ	واحد مذکر غائب	اَنْتَ	واحد مذکر حاضر کے لئے
هُمَا	تثنیہ " کے لئے	اَنْتُمَا	تثنیہ " " "
هُمْ	جمع " "	اَنْتُمْ	جمع " " "
هِيَ	واحد مؤنث "	اَنْتِ	واحد مؤنث " "
هُمَا	تثنیہ " "	اَنْتُمَا	تثنیہ " " "
هُنَّ	جمع " "	اَنْتُنَّ	جمع " " "
		اَنَا	واحد مذکر مونث متکلم
		نَحْنُ	تثنیہ وجمع مذکر مونث متکلم

ضمیر منصوب متصل ÷ وہ ضمیر ہے جو فعل سے ملکر آئے اور ترکیب میں مفعول بہ بنے جیسے ضَرَبَنِیْ ، ضَرَبَنَا

ضمیر منصوب متصل

ضَرَبَهُ	واحد مذکر غائب کے لئے	ضَرَبَكُمَا	تثنیہ مذکر حاضر کے لئے
ضَرَبَهُمَا	تثنیہ " " "	ضَرَبَكُمْ	جمع " " "
ضَرَبَهُمْ	جمع " " "	ضَرَبَكِ	واحد مونث " "
ضَرَبَهَا	واحد مؤنث " "	ضَرَبَكُمَا	تثنیہ " " "
ضَرَبَهُمَا	تثنیہ " " "	ضَرَبَكُنَّ	جمع " " "
ضَرَبَهُنَّ	جمع " " "	ضَرَبَنِیْ	مذکر مونث واحد متکلم "
ضَرَبَكَ	واحد مذکر حاضر "	ضَرَبَنَا	تثنیہ وجمع مذکر مونث متکلم "

ضمیر منصوب منفصل :- وہ ضمیر ہے جو فعل سے الگ آئے اور ترکیب میں مفعول بہ بنے جیسے اِیَّایَ اِیَّانَا

ضمیر منصوب منفصل

أَيَّاهُ	واحد مذکر غائب کے لئے	اِيَّاكَ	واحد مذکر حاضر کے لئے
اِيَّاهُمَا	تثنیہ " " "	اِيَّاكُمَا	تثنیہ
اِيَّاهُمْ	جمع " " "	اِيَّاكُمْ	جمع
اِيَّاهَا	واحد مونث " "	اِيَّاكِ	واحد مونث
اِيَّاهُمَا	تثنیہ " " "	اِيَّاكُمَا	تثنیہ
اِيَّاهُنَّ	جمع " " "	اِيَّاكُنَّ	جمع
		اِيَّايَ	مذکر و مونث واحد متکلم
		اِيَّانَا	تثنیہ و جمع مذکر و مونث متکلم

ضمیر مجرور متصل :- وہ ضمیر ہے جو حرفِ جر یا کسی اسم کے بعد آئے اور ترکیب میں مجرور یا مضاف الیہ بنے جیسے لِیْ، لَنَا، غُلَامِیْ، غُلَامُنَا

ضمیر مجرور متصل جو حرفِ جر کے بعد آئے

لَهٗ	واحد مذکر غائب کے لئے	لَكَ	واحد مذکر حاضر کے لئے
لَهُمَا	تثنیہ " "	لَكُمَا	تثنیہ
لَهُمْ	جمع " "	لَكُمْ	جمع
لَهَا	واحد مؤنث "	لَكِ	واحد مونث
لَهُمَا	تثنیہ " "	لَكُمَا	تثنیہ
لَهُنَّ	جمع " "	لَكُنَّ	جمع
		لِیْ	مذکر و مونث واحد متکلم
		لَنَا	تثنیہ و جمع مذکر و مونث متکلم

ضمیر مجرور متصل جو اسم کے بعد آئے

کِتَابُہٗ	واحد مذکر غائب کے لیے	کِتَابُکَ
کِتَابُھَا		کِتَابُکُمَا
کِتَابُھُمْ		کِتَابُکُمْ
کِتَابُھَا		کِتَابُکِ
کِتَابُھُمَا		کِتَابُکُمَا
کِتَابُھُنَّ		کِتَابُکُنَّ
		کِتَابِیْ
		کِتَابُنَا

اسم غیر متمکن کی دوسری قسم اسمائے اشارات ہیں

اسم اشارہ ÷ وہ اسم ہے جسکے ذریعہ کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے جیسے ھٰذَا

مشارٌ الیہ ÷ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسکو مشارٌ الیہ کہتے ہیں جیسے ھٰذَا زَیْدٌ میں ھٰذَا اسم اشارہ اور زَیْدٌ مشارٌ الیہ ہے

19

اسمائے اشارات یہ ہیں

ذَا	وہ یا ایک مرد	واحد مذکر کیلئے
ذَانِ	وہ یا یہ دو مرد	تثنیہ مذکر کیلئے — حالتِ رفعی میں
ذَيْنِ	وہ یا یہ دو مرد	" " " — حالتِ نصبی و جری میں
تَا	وہ یا یہ ایک عورت	واحد مؤنث کیلئے
تِهْ	" " " "	" " "
تِهْ	" " " "	" " "
تِهِي	" " " "	" " "
تِي	" " " "	" " "
تَانِ	وہ یا یہ دو عورت	تثنیہ مونث کیلئے — حالتِ رفعی میں
تَيْنِ		" " " — حالتِ نصبی و جری میں
أُولَاءِ	وہ یا یہ سب مرد عورتیں	جمع مذکر و مونث کیلئے
أُولَى	" " " "	" " " "

فائدہ: کبھی اسم اشارہ مشارٌ الیہ سے ملکر فاعل بنتا ہے اور کبھی اشارہ مشارٌ الیہ سے ملکر نائب فاعل بنتا ہے فاعل کی مثال ضَرَبَ هٰذَا الرَّجُلُ

نائب فاعل کی مثال ضُرِبَتْ تِلْكَ الْإِمْرَأَةُ اور کبھی اسم اشارہ مشارٌ الیہ سے ملکر مفعول بنتا ہے جیسے ضَرَبْتُ تِلْكَ الْمَرْأَةَ اور کبھی مبتدا بنتا ہے جیسے أُولٰئِكَ الرِّجَالُ عَالِمُوْنَ اور کبھی خبر بنتا ہے جیسے غُلَامِيْ هٰذَا الرَّجُلُ

20

استعمال: کبھی اسم اشارہ کے شروع میں ہا تنبیہ لگا دیتے ہیں اسوقت یہ قریب کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسے ذا سے هٰذَا اور ذان سے هٰذَانِ اور کبھی اسم اشارہ کے آخر میں کاف خطاب کا بڑھا دیتے ہیں اسوقت یہ بعید کیلئے استعمال ہوتا ہے جیسے ذا سے ذٰلِكَ اور تا سے تِلْكَ

اسمائے اشارہ کی دو قسمیں ۱ قریبہ ۲ بعیدہ

اسمائے اشارہ قریبہ یہ ہیں

هٰذَا	یہ ایک مرد	واحد مذکر کیلئے
هٰذَانِ	یہ دو مرد	تثنیہ " "
هٰذِهٖ	یہ ایک عورت	واحد مونث "
هَاتَانِ هَاتَيْنِ	یہ دو عورتیں	تثنیہ " "
هٰؤُلَاءِ	یہ سب مرد یہ سب عورتیں	جمع مذکر مونث "

اسمائے اشارہ بعیدہ یہ ہیں

ذٰلِكَ	وہ ایک مرد	واحد مذکر کیلئے
ذَانِكَ	وہ دو مرد	تثنیہ " "
تِلْكَ	وہ ایک عورت	واحد مونث "
تَانِكَ	وہ دو عورتیں	تثنیہ " "
أُولٰئِكَ	وہ سب مرد اور وہ سب عورتیں	جمع مذکر مونث "

اسم غیر متمکن کی تیسری قسم اسمائے موصولات ہیں:

اسم موصول: وہ اسم ہے جو بغیر صلہ کے کلام کا جزء تام نہ بن سکے

صلہ کی تعریف: صلہ وہ جملہ خبریہ ہے جو اسم موصول کے بعد اُسکے معنیٰ کو پورا کرنے کیلئے لایا جاتا ہے اور اسمیں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسم موصول کیطرف لوٹتی ہے جسکو ضمیر عائد کہتے ہیں

ضمیر عائد: صلہ کے اندر اسم موصول کیطرف لوٹنے والی ضمیر کو کہتے ہیں

جیسے جَاءَنِی الَّذِیْ ذَهَبَ اِلَی الْمَدْرَسَةِ (میرے پاس وہ شخص آیا جو مدرسہ کی طرف گیا) اس مثال میں الَّذِیْ اسم موصول ہے اور ذَهَبَ اِلَی الْمَدْرَسَةِ صلہ ہے

اسمائے موصولات یہ ہیں

اَلَّذِیْ	وہ شخص جو کہ	واحد مذکر کیلئے
اَلَّذَانِ	وہ دو شخص جو کہ	تثنیہ " " حالتِ رفعی میں
اَلَّذَیْنِ	" " " "	" " " " حالتِ نصبی و جری میں
اَلَّذِیْنَ	وہ سب مرد "	جمع " "
اَلَّتِیْ	وہ ایک عورت "	واحد مؤنث "
اَللَّتَانِ	وہ دو عورتیں "	تثنیہ " "
اَللَّتَیْنِ	" " " "	" " " "
اَللَّاتِیْ اَللَّوَاتِیْ	وہ سب "	جمع " "
مَا	وہ چیز جو کہ	غیر ذوی العقول کیلئے
مَنْ	وہ شخص "	ذوی العقول "
اَیٌّ	جو کہ	مذکر کیلئے
اَیَّةٌ	جو کہ	مؤنث "

22

فائدہ :- وہ الف، لام، جو اسم فاعل اور اسم مفعول کے شروع میں ہوتا ہے وہ "اَلَّذِیْ" اسم موصول کے معنی میں آتا ہیں اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ اَلْمَضْرُوْبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ اور "ذُوْ" قبیلہ بنی "طے" کی لغت میں "اَلَّذِیْ" اسم موصول کے معنی استعمال ہوتا ہے جیسے جَاءَنِیْ ذُوْ ضَرَبَكَ (آیا میرے پاس وہ شخص جس نے تجھکو مارا) اس مثال میں "ذُوْ" بمعنی اَلَّذِیْ ہے

اَیٌّ اور اَیَّۃٌ کی چار حالتیں ہیں تین حالتوں میں معرب اور ایک حالت میں مبنی ہوتے ہیں

(۱) اَیٌّ اور اَیَّۃٌ مضاف نہ ہو اور ان کے صلہ کا پہلا جز مذکور ہو جیسے جَاءَنِیْ اَیٌّ ھُوَ قَائِمٌ

(۲) اَیٌّ اور اَیَّۃٌ مضاف نہ ہو اور انکے صلہ کا پہلا جز مذکور نہ ہو جیسے جَاءَنِیْ اَیٌّ قَائِمٌ

(۳) اَیٌّ اور اَیَّۃٌ مضاف ہو اور انکے صلہ کا پہلا جز مذکور ہو جیسے جَاءَنِیْ اَیُّھُمْ ھُوَ قَائِمٌ

(۴) اَیٌّ اور اَیَّۃٌ مضاف ہو اور انکے صلہ کا پہلا جز مذکور نہ ہو جیسے جَاءَنِیْ اَیُّھُمْ قَائِمٌ

چوتھی صورت میں فقط یہ مبنی ہونگے

اسم غیر متمکن کی چوتھی قسم اسمائے افعال ہے

اسمائے افعال وہ اسماء ہے جو اپنی حقیقت کے اعتبار سے اسم ہو اور فعل کے معنی میں استعمال ہوتے ہے

اسمائے افعال کی دو قسمیں ہیں (۱) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر

(۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی

اسمائے افعال بمعنی امر حاضر کی مثالیں:-

۱ رُوَیْدَ بمعنی اَمْھِلْ (مہلت دے تو) جیسے رُوَیْدَ زَیْدًا

۲ بَلْہَ بمعنی دَعْ (چھوڑ تو) جیسے بَلْہَ بَکْرًا (چھوڑ تو بکر کو)

۳ حَیَّھَلْ بمعنی اِئْتِ (آ تو) جیسے حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ (آ تو نماز کی طرف)

classmate
Date
Page ۲۳

23

۴ هَلُمَّ بمعنی اِئْتِ (آؤ) هَلُمَّ اِلَیْنَا (آؤ ہماری طرف

۵ هَا بمعنی خُذْ (پکڑو) خُذْ زَیْدًا (پکڑو زید کو) (۲) عَلَیْکَ بمعنی اَلْزِمْ (لازم پکڑو) عَلَیْکَ زَیْدًا بمعنی اَلْزِمْ (لازم پکڑو زید کو)
دُوْنَکَ بمعنی خُذْ (پکڑو) دُوْنَکَ زَیْدًا (پکڑو زید کو)

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی کی مثالیں

هَیْهَاتَ بمعنی بَعُدَ (دور ہوا) هَیْهَاتَ وَطَاءُ (ریل گاڑی دور ہوگئی)
شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ (جدا ہوا) شَتَّانَ خَالِدٌ وَرَاشِدٌ خالد اور راشد جدا ہوئے
سَرْعَانَ بمعنی سَرُعَ (جلدی کی) سَرْعَانَ کَمَالٌ (کمال نے جلدی کی)

باقی تفصیل پارٹ سوم میں آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ

اسم غیر متمکن کی پانچویں قسم اسمائے اصوات ہیں

اسمائے اصوات :: ۱۵۹ اسمائے ہے جو کسی کی آواز پر دلالت کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں

اسمائے اصوات پانچ ہیں

(۱) اُخْ، اُخْ یہ آواز درد میں تکلیف کے وقت نکلتی ہے
(۲) اُفْ یہ آواز درد یا رنج کے وقت نکلتی ہے
(۳) بَخْ، بَخْ (۵۱۹۵۱۹) یہ آواز خوشی کے وقت نکلتی ہے
(۴) خَجْ، خَجْ یہ آواز اونٹ کو بٹھانے کے وقت نکالی جاتی ہے
(۵) غَاقْ غَاقْ کوّے کی آواز کو نقل کرتے وقت نکالتے ہیں

اسم غیر متمکن کی چھٹی قسم اسمائے ظروف ہے

اسمائے ظروف :: ۱۵۹ اسمائے ہے جو کام کرنے کی جگہ یا وقت کو بتلائے اسم ظرف کو مفعول فیہ بھی کہتے ہیں اور یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے

اسم ظرف کی دو قسمیں ہیں (۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان

ظرف زمان :: ۱۵۹ اسم ظرف ہے جو فعل کے زمانہ کو بتلائے جیسے کَتَبْتُ لَیْلًا میں نے رات میں لکھا

ظرف مکان :: وہ اسم ظرف ہے جو فعل کی جگہ کو بتلائے جیسے جَلَسْتُ اَمَامَكَ (میں تیرے سامنے بیٹھا)

ظروفِ زمان کچھ معرب ہیں اور کچھ مبنی

ظروف زمان معرب یہ ہیں :: لَيْلٌ نَهَارٌ يَوْمٌ شَهْرٌ وغیرہ

ظروف زمان مبنی یہ ہیں :: اِذْ، اِذَا، مَتٰى، كَيْفَ، اَيَّانَ، اَمْسِ

مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ

تفصیل

۱ اِذْ :: بمعنیٰ (جب، جس وقت) ماضی کیلئے آتا ہے جیسے صَلَّيْتُ اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ (میں نے نماز پڑھی جس وقت سورج نکلا)

۲ اِذَا :: بمعنیٰ (جس وقت) مستقبل کیلئے آتا ہے جیسے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ (جس وقت اللہ تعالیٰ کی مدد آئیگی)

۳ مَتٰى :: بمعنیٰ (کب، کس وقت) جیسے مَتٰى تَقْرَأُ الدَّرْسَ (آپ سبق کب پڑھینگے)

۴ كَيْفَ :: یہ حالت دریافت کرنے کیلئے آتا ہے جیسے كَيْفَ حَالُكَ (آپکا کیا حال ہے)

۵ اَيَّانَ :: بمعنیٰ (کب، کس وقت) جیسے اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ (قیامت کا دن کب ہوگا)

۶ اَمْسِ :: بمعنیٰ (کل گذشتہ) جیسے قَرَأْتُ الدَّرْسَ اَمْسِ (میں نے کل سبق پڑھا)

۷، ۸ مُذْ، مُنْذُ :: یہ دونوں کسی کام کی ابتدائی مدت کو بتانے کیلئے آتے ہیں) جیسے مَا رَأَيْتُهٗ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) مَا رَأَيْتُهٗ مُنْذُ يَوْمَيْنِ (میں نے اسکو دو دن سے نہیں دیکھا)

۹ قَطُّ :: بمعنیٰ کبھی یہ ماضی منفی کی تاکید کیلئے آتا ہے جیسے اَكَلْتُ السَّمَكَةَ قَطُّ (میں نے کبھی مچھلی نہیں کھائی)

۱۰ عَوْضُ :: بمعنیٰ کبھی یہ مستقبل منفی کی تاکید کیلئے آتا ہے جیسے لَا اَكْذِبُ عَوْضُ (میں کبھی جھوٹ نہیں بولونگا)

۱۱ قَبْلُ بمعنیٰ پہلے

۱۲ بَعْدُ :: بمعنیٰ (بعد میں) جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ (حکم اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے ہر چیز سے پہلے اور ہر چیز کے بعد)

ظروف مکان مبنی یہ ہیں

حَیْثُ، قُدَّامُ، تَحْتُ، فَوْقُ، خَلْفُ، اَمَامُ

تفصیل

حَیْثُ بمعنی جس جگہ) جیسے اَجْلِسُ حَیْثُ تَجْلِسُ (جس جگہ تو بیٹھے گا)

قُدَّامُ بمعنی (آگے) جیسے مَنْ یَّمْشِیْ قُدَّامُ آگے آگے کون جا رہا ہے میں بیٹھونگا

تَحْتُ بمعنی (نیچے) جیسے اَلْکَنْزُ تَحْتَ مَکَانِکَ مال و دولت تیرے مکان کے نیچے ہے

فَوْقُ بمعنی (اوپر) جیسے اَلسَّمَاءُ فَوْقَنَا آسمان ہمارے اوپر ہے

خَلْفُ بمعنی (پیچھے) جیسے جَلَسَ التِّلْمِیْذُ خَلْفَ الْاُسْتَاذِ طالب علم استاذ کے پیچھے بیٹھا

اَمَامُ بمعنی (سامنے آگے) جیسے جَلَسَ التِّلْمِیْذُ اَمَامَ الْاُسْتَاذِ طالب علم استاذ کے سامنے بیٹھا

قَبْلُ، بَعْدُ، حَیْثُ، قُدَّامُ، تَحْتُ، فَوْقُ، خَلْفُ، اَمَامُ کے استعمال کی تین صورتیں ہیں ایک صورت میں مبنی ہوتے ہیں اور دو صورتوں میں معرب

۱۔ یہ مضاف ہوں اور انکا مضاف الیہ لفظاً موجود ہو جیسے مِنْ قَبْلِکَ مِنْ بَعْدِکَ

۲۔ یہ مضاف ہوں اور انکا مضاف الیہ نَسِیًّا مَنْسِیًّا ہو جیسے مِنْ قَبْلُ مِنْ بَعْدٍ

۳۔ یہ مضاف ہوں اور انکا مضاف الیہ محذوف منوی ہو یعنی متکلم کی نیت میں موجود ہو جیسے اَمَّا بَعْدُ اَیْ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاۃِ

پہلی دو صورتوں میں معرب ہونگے اور آخری صورت میں مبنی پر ضمہ ہونگے

اسم غیر متمکن کی ساتویں قسم اسمائے کنایات ہیں

اسمائے کنایات: وہ اسمائے ہے جو مبہم عدد (گول مول عدد) یا مبہم بات (گول مول بات) پر دلالت کرے جیسے عِنْدِیْ کَذَا دِرْھَمًا

میرے پاس اتنے درہم ہے

اسمائے کنایات کی دو قسمیں ہیں ۱ کنایہ از عدد ۲ کنایہ از بیان

مبہم عدد سے کنایہ کرنے کیلئے کَمْ کَذَا استعمال ہوتے ہیں

جیسے کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ (آپکے پاس کتنے درہم ہے)

مبہم بات سے کنایہ کرنے کیلئے کَیْتَ وَذَیْتَ استعمال ہوتے ہیں

جیسے قُلْتُ کَیْتَ وَذَیْتَ (میں نے ایسا ویسا کہا)

پھر کم کی دو قسمیں ہیں ۱ کم استفہامیہ ۲ کم خبریہ

کم استفہامیہ :۔ وہ کم ہے جس سے کسی چیز کے بارے میں معلوم کرنا مقصود ہو

کم خبریہ :۔ وہ کم ہے جس سے کسی چیز کے بارے میں خبر دینا مقصود ہو

عمل :۔ کم استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ (آپ کے پاس کتنے درہم ہے)

کم خبریہ کی تمیز کبھی مفرد مجرور ہوتی ہے جیسے کَمْ دَارٍ بَنَیْتُ (کتنے ہی گھر میں نے بنائے) اور کبھی جمع مجرور ہوتی ہے جیسے کَمْ بِرِجَالٍ لَقِیْتُهُمْ (میں نے بہت سے لوگوں سے ملاقات کی) اور کبھی کم خبریہ کی تمیز پر مِنْ حرفِ جر داخل ہوتا ہے جیسے کَمْ مِنْ مَلَكٍ فِی السَّمَاوَاتِ (آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں)

کذا کی تمیز راجح قول کے مطابق منصوب ہوتی ہے خواہ تمیز مفرد ہو یا جمع جیسے عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے درہم ہیں یعنی کثیر درہم ہیں)

فائدہ اسمائے اشارات اور اسمائے کنایات میں فرق یہ ہے کہ اسمائے اشارات محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہیں اور اسمائے کنایات غیر محسوس چیز کو بتانے کیلئے وضع کئے گئے ہیں

اسم غیر متمکن کی آٹھویں قسم مرکب بنائی ہے

مرکب بنائی کا تفصیلی بیان پہلے گذر چکا ہے

معنی کے متعین ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں

ع۱ معرفہ ع۲ نکرہ

معرفہ :: وہ اسم ہے جو کسی متعین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے زَیْدٌ + خَالِدٌ

نکرہ :: وہ اسم ہے جو کسی غیر متعین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے رَجُلٌ + کِتَابٌ

معرفہ کی کل سات قسمیں ہیں ع۱ مضمرات ع۲ اعلام ع۳ اسمائے اشارات

ع۴ اسمائے موصولات ع۵ معرفہ بنداء ع۶ معرفہ بالف لام

ع۷ معرفہ باضافت یعنی معرفہ بنداء کے علاوہ باقی پانچ قسموں کی طرف

مضاف ہونے والا اسم

تفصیل

مضمرات کا بیان ماقبل میں گذر چکا ہے

اَعْلَام عَلَمٌ کی جمع ہے بمعنی علامت اور نشانی

اصطلاحی تعریف :: عَلَمٌ وہ اسم ہے جو کسی چیز کا خاص نام ہو جیسے زید راشد

اسمائے اشارات اور اسمائے موصولات کا بیان بھی ماقبل میں

گذر چکا ہے

فائدہ اسمائے اشارات اور اسمائے موصولات کو مبہمات بھی کہتے ہیں

اسلئے کہ اسم اشارہ بغیر مشار الیہ کے اور اسم موصول بغیر صلہ

ناقص اور مبہم رہتا ہے

معرفہ بنداء :: وہ اسم ہے جس پر حرف نداء داخل کر کے معرفہ بنایا گیا ہو

جیسے یَا رَجُلُ

معرفہ بالف لام :- وہ اسم ہے جس پر الف لام داخل کرکے معرفہ بنایا گیا ہو
جیسے اَلرَّجُلُ اَلْکِتَابُ

معرفہ باضافت :- یعنی معرفہ بننے کے علاوہ باقی پانچ قسموں میں سے
کسی ایک طرف مضاف ہونے والا اسم جیسے غُلَامُہٗ

معرفہ باضافت کی مثالیں

ضمیر کی طرف مضاف ہونیکی مثال غُلَامُہٗ
عَلَمْ کی طرف " " " غُلَامُ زَیْدٍ
اسم اشارہ کیطرف " " " غُلَامُ ھٰذَا
اسم موصول " " " غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ
معرفہ بالف لام " " " غُلَامُ الرَّجُلِ

تذکیر تانیث کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں ۱ مذکر ۲ مونث
مذکر وہ اسم ہے کہ جسمیں کوئی علامت تانیث نہ ہو جیسے رَجُلٌ
مؤنث وہ اسم ہیکہ جسمیں کوئی علامت تانیث ہو جیسے اِمْرَأَۃٌ

علامت تانیث کل چار ہیں

(۱) تاء لفظی یعنی وہ تا جو لفظوں میں موجود ہو جیسے اَلدَّجَاجَۃُ فَاطِمَۃُ
(۲) تاء مقدرہ :- یعنی وہ تا جو لفظوں میں موجود نہ ہو جیسے اَرْضٌ
(۳) الف مقصورہ :- یعنی وہ الف جو کھینچکر نہ پڑھا جائے جیسے حُبْلٰی
(۴) الف ممدودہ :- یعنی وہ الف جو کھینچکر پڑھا جائے جیسے حَمْرَاءُ خَضْرَاءُ اَسْمَاءُ

فائدہ الف ممدودہ اور الف مقصورہ کے درمیان فرق یہ ہیکہ الف ممدودہ کے
بعد ھمزہ آتا ہے اور الف مقصورہ کے بعد ھمزہ نہیں آتا ہے

classmate
Date
Page ۲۹

دوسرا فرق یہ ہیکہ الف ممدودہ حرکت کو قبول کرتا ہے اور الف مقصورہ حرکت کو قبول نہیں کرتا

فائدہ اَرْض بمعنی زمین اصل میں اَرْضَۃٌ تھا اسلئے کہ اس کی تصغیر اُرَیْضَۃٌ آتی ہے اور قاعدہ یہ ہیکہ تصغیر میں اسم کے تمام حروف پوری طرح ظاہر ہو جاتے ہیں اور تصغیر سے اصل کلمہ کا پتہ چل جاتا ہے پھر تا تخفیفاً حذف کر دیا گیا اَرْضٌ ہوگیا اور اسی کو مونث سماعی کہتے ہیں

مؤنث سماعی :۔ اگر کلمہ میں تاء مقدر اور محذوف ہو تو اسکو مونث سماعی کہتے ہیں

نوٹ اگر کوئی اسم مؤنث مذکر کا نام رکھ دیا جائے تو اس پر مذکر کے احکام جاری ہونگے اور اگر کوئی اسم مذکر مؤنث کا رکھ دیا جائے تو اسپر مؤنث کے احکام جاری ہونگے

مصداق کے اعتبار سے مونث کی دو قسمیں ہیں

۱ مونث حقیقی ۲ مونث لفظی

مونث حقیقی :۔ وہ مونث ہے کہ جسکے مقابلہ میں کوئی مذکر حیوان ہو جیسے اِمْرَأَۃٌ کے مقابلہ رَجُلٌ ہے نَاقَۃٌ کے مقابلہ میں جَمَلٌ ہے

مونث لفظی :۔ وہ مونث ہے کہ جسکے مقابلہ میں کوئی مذکر حیوان نہ ہو جیسے ظُلْمَۃٌ کہ اسکے مقابلہ میں نُوْرٌ اور قُوَّۃٌ کے مقابلہ میں ضُعْفٌ ہے

وحدتِ معنیٰ اور کثرتِ معنیٰ کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں

۱ واحد ۲ تثنیہ ۳ جمع

واحد :۔ وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ

تثنیہ :۔ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے جیسے رَجُلَانِ

تثنیہ بنانے کا قاعدہ : یہ کہ مفرد کے آخر میں الف اور نون مکسور بڑھا دیا جائے (حالتِ رفعی میں) جیسے رَجُلَانِ یا مفرد کے آخر میں یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور بڑھا دیا جائے (حالت نصبی وجری میں) جیسے رَجُلَیْنِ

جمع ۔ وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ

تغیر کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں ۱۔ جمع لفظی ۲۔ جمع تقدیری

جمع لفظی ۔ وہ جمع ہے کہ جسکے واحد میں کوئی تبدیلی کر لیگئی ہو جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ اور قَلَمٌ سے اَقْلَامٌ

جمع تقدیری ۔ وہ جمع ہے کہ جسکے واحد میں کوئی تبدیلی نہ کی گئی ہو بلکہ ویسے ہی جمع کرلی گئی ہو جیسے فُلْكٌ جب قُفْلٌ کے وزن پر ہو تو واحد ہے اور جب اُسْدٌ کے وزن پر ہو تو جمع ہے اسلئے کہ اُسْدٌ اَسَدٌ کی جمع ہے

لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں ۱۔ جمع تکسیر ۲۔ جمع تصحیح

جمع تکسیر ۔ وہ جمع ہے کہ جسمیں واحد کا وزن باقی نہ رہے بلکہ ٹوٹ جائے جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ اسکو جمع مکسر اور جمع غیر صحیح بھی کہتے ہیں

جمع تکسیر کے اوزان ۔ ثلاثی اسم کی جمع تکسیر کیلئے کوئی وزن متعین نہیں ہے بلکہ اسکا تعلق سماع سے ہے یعنی اہل زبان سے سننے پر موقوف ہے البتہ رباعی اور خماسی اسم کی جمع تکسیر فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ جَحْمَرِشٌ سے جَحَامِرُ (بہت بوڑھی عورت) اور خماسی اسم میں پانچویں حرف کو حذف کرکے جمع تکسیر بنائی جاتی ہے

classmate
Date
Page ۳۱

حروف کی تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں ۱ ثلاثی ۲ رباعی ۳ خماسی

ثلاثی ÷ وہ اسم ہے کہ جسمیں تین حروف اصلی ہو جیسے رَجُلٌ

رباعی ÷ وہ اسم ہے کہ جسمیں چار حروف اصلی ہو جیسے جَعْفَرٌ

خماسی ÷ وہ اسم ہے کہ جسمیں پانچ حروف اصلی ہو جیسے جَحْمَرِشٌ

جمع تصحیح ÷ وہ جمع ہے کہ جسمیں واحد کا وزن سلامت رہے جیسے مُسْلِمٌ

سے مُسْلِمُوْنَ، اسکو جمع سالم بھی کہتے ہیں

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں ÷ ۱ جمع مذکر سالم ۲ جمع مونث سالم

جمع مذکر سالم ÷ وہ جمع ہے کہ جسکے واحد کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم اور نونِ مفتوح یا "یاء" ماقبل مکسور اور نون مفتوح بڑھاکر جمع بنائی گئی ہو

جیسے مُسْلِمُوْنَ (حالتِ رفعی میں) اور مُسْلِمِيْنَ (حالت نصبی وجری میں)

جمع مؤنث سالم ÷ وہ جمع ہے کہ جسکے واحد کے آخر میں الف اور لمبی تاء بڑھاکر جمع بنائی گئی ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ

معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں ۱ جمع قلت ۲ جمع کثرت

جمع قلت ÷ وہ جمع ہے جو دس سے کم پر بولی جائے یعنی تین سے نو تک بولی جائے

جمع قلت کے اوزان ÷ جمع قلت کے چھ اوزان ہیں

۱	اَفْعُلٌ جیسے	کَلْبٌ کی جمع اَکْلُبٌ	
۲	اَفْعَالٌ جیسے	قَوْلٌ کی جمع اَقْوَالٌ	
۳	اَفْعِلَةٌ جیسے	طَعَامٌ کی جمع اَطْعِمَةٌ	
۴	فِعْلَةٌ جیسے	غُلَامٌ کی جمع غِلْمَةٌ	
۵	جمع مذکر سالم جبکہ اس کے شروع الف لام نہ ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ		
۶	جمع مؤنث سالم جبکہ اسکے شروع الف نہ ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ		

جمع کثرت :- وہ جمع ہے جو دس یا دس سے زیادہ پر بولی جائے

جمع کثرت کے اوزان :- جمع قلت کے اوزان کے علاوہ باقی تمام اوزان جمع کثرت کے ہیں

نوٹ :- جمع قلت اور جمع کثرت میں سے ہر ایک کو مجازاً دوسرے کی جگہ بھی استعمال کر لیا جاتا ہے ۔

اسم معرب (اسم متمکن کا بیان)

اسم متمکن :- وہ اسم ہے جس کا آخر مختلف عاملوں کے آنے سے بدل جائے جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَاَیْتُ زَیْدًا مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

اسم کے تین اعراب ہیں ۱ رفع ۲ نصب ۳ جر

رفع :- یہ اعراب ان اسموں پر آئیگا جہاں رفع دینے والا عامل ہو

نصب :- یہ اعراب ان اسموں پر آئیگا جہاں نصب دینے والا عامل ہو

جر :- یہ اعراب ان اسموں پر آئیگا جہاں جر دینے والا عامل ہو

اسم متمکن کی اعراب کے اعتبار سے سولہ قسمیں ہیں

اسم متمکن کی پہلی قسم :- مفرد منصرف صحیح ہے

مفرد منصرف صحیح :- مفرد ہو یعنی وہ اسم واحد ہو تثنیہ اور جمع نہ ہو منصرف ہو یعنی اسکے اندر غیر منصرف کے نو اسباب میں سے دو سبب یا ایسا ایک سبب جو دو قائم مقام ہو نہ پایا جائے صحیح ہو یعنی اس اسم کے لام کلمہ کے جگہ حرف علت نہ ہو جیسے زَیْدٌ

فائدہ حرف علت کل تین ہے "الف" "واو" "ی" جنکا مجموعہ وائے ہے

33

اسم متمکن کی دوسری قسم مفرد منصرف جاری مجری صحیح ہے

مفرد منصرف جاری مجری صحیح: وہ اسم ہے کہ جس کے آخر میں واؤ یا یاء ماقبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ (ڈول) ظَبْیٌ (ہرن)

اسم متمکن کی تیسری قسم جمع مکسر ہے

اعراب:- ان تینوں قسموں کا حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ حالتِ نصبی میں فتحہ کے ساتھ اور حالتِ جری میں کسرہ کے ساتھ ہوگا

	حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جری
پہلی قسم کی مثال	جَاءَ زَیْدٌ	رَأَیْتُ زَیْدًا	مَرَرْتُ بِزَیْدٍ
دوسری قسم کی مثال	هٰذَا دَلْوٌ	رَأَیْتُ دَلْوًا	مَرَرْتُ بِدَلْوٍ
تیسری قسم کی مثال	جَاءَ رِجَالٌ	رَأَیْتُ رِجَالًا	مَرَرْتُ بِرِجَالٍ

اسم متمکن کی چوتھی قسم جمع مؤنث سالم ہے

اعراب:- حالتِ رفعی ضمہ کیساتھ حالتِ نصبی و جری کسرہ کے ساتھ ہوگی جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

اسم متمکن کی پانچویں قسم غیر منصرف ہے

غیر منصرف:- وہ اسم ہے کہ جسمیں غیر منصرف (منع صرف) کے نو ۹ اسباب میں سے دو سبب یا ایسا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو پایا جائے جیسے عُمَرُ

غیر منصرف کے نو ۹ اسباب مل ۱ عدل ۲ وصف ۳ تانیث ۴ معرفہ ۵ عجمہ ۶ جمع ۷ ترکیب ۸ وزنِ فعل ۹ الف نون زائدتان

عدل کی تعریف:- کسی اسم کا بغیر کسی صرفی قاعدہ کے اپنے اصلی وزن کو چھوڑ کر دوسرے وزن کی طرف منتقل ہو جانا جیسے عُمَرُ یہ عَامِرٌ سے نکل کر آیا ہے

34

classmate
Date
Page ۳۴

عدل تقدیری :- وہ عدل جسکا معدول عنہ فرضی ہو یعنی اسکے غیر منصرف پڑھے جانے کے علاوہ معدول عنہ کے وجود پر کوئی دلیل موجود نہ ہو

معدول عنہ کے اعتبار سے عدل کی دو قسمیں ہیں ۱ عدل تحقیقی ۲ عدل تقدیری

عدل تحقیقی :- وہ عدل ہے جسکا معدول عنہ اصلی ہو یعنی اسکے غیر منصرف پڑھے جانے کے علاوہ معدول عنہ کے وجود پر کوئی دلیل موجود ہو ۱

وصف کی تعریف کسی اسم کا ایسی مبہم ذات پر دلالت کرنا کہ جسمیں بعض صفات کا لحاظ کیا گیا ہو جیسے اَسْوَدُ اَحْمَرُ

تانیث :- سے مراد مونث ہے جیسے طَلْحَةُ فَاطِمَةُ

معرفہ :- سے مراد اس جگہ عَلَمْ ہے زَيْنَبُ

عُجْمَة کسی کلمہ کا غیر عربی ہونا عجمہ کہلاتا ہے جیسے اِبْرَاهِيْمُ

جمع :- اس سے مراد جمع منتہی الجموع ہے

جمع مُنْتَهَى الْجُمُوْع وہ جمع کہلاتی ہے جسکی دوبارہ جمع تکسیر نہ آسکتی ہے

جمع منتہی الجموع کی تین علامتیں ہیں

۱ الف جمع کے بعد دو حروف ہوں اور دونوں متحرک ہوں جیسے مَسَاجِدُ

۲ الف جمع کے بعد تین حروف ہوں اور درمیان کا حرف ساکن ہو جیسے مَصَابِيْحُ

۳ الف جمع کے بعد حرف مشدد ہو جیسے دَوَابُّ

یہ سبب تنہا دو سببوں کے قائم مقام ہوتا ہے

ترکیب :- سے مراد مرکب مزجی حرف ہے جیسے مَعْدِيْكَرِبُ

وزن فعل :- کسی اسم کا فعل کے مخصوص وزن پر ہونا یا اسکے شروع میں علامات مضارع میں سے کسی کا ہونا اور آخر میں گول تاء "ۃ" کا نہ ہونا جیسے اَحْمَدُ

الف نون زائدتان :- کسی اسم کے آخر میں الف و نون کا زائد ہونا جیسے عِمْرَانُ

اعراب :- غیر منصرف کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ بلا تنوین کے ساتھ
اور حالتِ نصبی و جری میں فتحہ بلا تنوین کے ساتھ ہوگا
جیسے جَاءَ عُمَرُ رَءَیْتُ عُمَرَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ

حکم غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی لیکن اگر اسکے شروع میں
الف لام ہو یا مضاف ہو تو پھر اس پر حالتِ جری میں کسرہ آجاتا ہے
ایسے اشعار کی ضرورت کی بنا پر بھی غیر منصرف کو منصرف پڑھا جا سکتا ہے

اسم ممکن کی چھٹی قسم اسمائے ستہ مکبر ہے

اسمائے ستہ مکبرہ یہ ہیں — (۱) اَبٌ باپ
(۲) اَخٌ (بھائی)
(۳) فَمٌ (منہ)
(۴) حَمٌ شوہر کیطرف سے عورت کے رشتہ دار جیسے دیور، جیٹھ وغیرہ
(۵) هَنٌ (شرمگاہ)
(۶) ذُوْ (والا) جیسے ذُوْ مَالٍ (مال والا)

اعراب :- اس کا اعراب حالتِ رفعی میں "واو" کے ساتھ حالتِ نصبی میں
الف کے ساتھ حالتِ جری میں یا کے ساتھ ہوگا جیسے
جَاءَ اَبُوْكَ رَاَیْتُ اَبَاكَ مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ

فائدہ اسماء ستہ مکبرہ کا یہ اعراب اس وقت ہوگا جبکہ انمیں چار شرطیں پائی جائیں

(۱) یہ تمام اسماء مکبرہ ہوں مصغرہ نہ ہو ورنہ اعراب بالحرکت آئیگا یعنی اگر مصغرہ ہونگے تو مفرد منصرف صحیح کا اعراب آئیگا

جیسے جَاءَ اُخَیْدٌ رَأَیْتُ اُخَیْدًا مَرَرْتُ بِاُخَیْدٍ

(۲) یہ تمام اسماء واحد ہوں تثنیہ و جمع نہ ہوں ورنہ تثنیہ اور جمع کا اعراب آئیگا

جیسے تثنیہ کی مثال جَاءَ اَخَوَانِ رَأَیْتُ اَخَوَیْنِ مَرَرْتُ بِاَخَوَیْنِ

(۳) یہ تمام اسماء مضاف ہوں ورنہ مفرد منصرف صحیح کا اعراب آئیگا

جیسے جَاءَ اَخٌ رَأَیْتُ اَخاً مَرَرْتُ بِاَخٍ

(۴) یہ تمام اسماء یاء متکلم کے علاوہ کیطرف مضاف ہوں اگر یاء متکلم کی طرف مضاف ہونگے تو اعراب تقدیری آئیگا جیسے

جَاءَ اَخِیْ رَأَیْتُ اَخِیْ مَرَرْتُ بِاَخِیْ

جمع کی مثال جَاءَ اَخَوَانِ رَأَیْتُ اَخَوَیْنِ مَرَرْتُ بِاَخَوَیْنِ

اسم ممکن کی سات قسم میں قسم مُثَنّٰی ہے

مُثَنّٰی سے مراد تثنیہ حقیقی ہے بیان پہلے گزر چکا ہے جیسے رَجُلَانِ

اسم ممکن آٹھویں قسم کِلَا ، وکِلْتَا یعنی مثنیٰ معنوی ہے

مثنیٰ معنوی :- وہ مثنیٰ ہے جو معنی کے اعتبار سے تثنیہ ہو اور اسکا کوئی واحد نہ ہو

اسم ممکن کی نویں قسم اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ یعنی مثنیٰ صوری ہے

مثنیٰ صوری :- وہ مثنیٰ ہے جو صورت کے اعتبار سے تثنیہ ہو اور اسکا کوئی واحد نہ ہو

اعراب :- ان تینوں کا اعراب حالتِ رفعی میں "الف" کے ساتھ اور حالتِ نصبی و جری میں یا ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور کے ساتھ آئیگا

مثنیٰ حقیقی کی مثال	جَاءَ رَجُلَانِ	رَأَیْتُ رَجُلَیْنِ	مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ
مثنیٰ معنوی کی مثال	جَاءَ کِلَاهُمَا	رَأَیْتُ کِلَیْهِمَا	مَرَرْتُ بِکِلَیْهِمَا
مثنیٰ صوری کی مثال	جَاءَ اِثْنَانِ	رَأَیْتُ اِثْنَیْنِ	مَرَرْتُ بِاِثْنَیْنِ

اسم متمکن کی دسویں قسم جمع مذکر سالم ہے

اس سے مراد جمع حقیقی ہے جیسے مُسْلِمُوْنَ

اسم متمکن کی گیارہویں قسم: اُوْلُوْ ہے یہ ذو کی جمع من غیر لفظہٖ ہے

یہ ہمیشہ اسم جنس کی طرف مضاف ہوگا اس سے مراد جمع معنوی ہے

اسم متمکن کی بارھویں قسم: عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک تمام دھائیاں ہیں

اس سے مراد جمع صوری ہے

اعراب: ان تینوں کا اعراب حالتِ رفعی میں "واو" ماقبل مضموم کے ساتھ

اور حالتِ نصبی وجری میں "یاء" ماقبل مکسور کے ساتھ ہوگا

جمع حقیقی کی مثال	جَاءَ مُسْلِمُوْنَ	رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ
جمع معنوی کی مثال	جَاءَ اُوْلُوْ مَالٍ	رَأَیْتُ اُوْلِیْ مَالٍ	مَرَرْتُ بِاُوْلِیْ مَالٍ
جمع صوری کی مثال	جَاءَ عِشْرُوْنَ	رَأَیْتُ عِشْرِیْنَ	مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ

اسم متمکن کی تیرھویں قسم اسم مقصورہ ہے

اسم مقصورہ: وہ اسم ہے جسکے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے مُوْسٰی

اسم متمکن کی چودھویں قسم غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم ہے

غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم: وہ اسم ہے جو یاء متکلم کی طرف مضاف ہو

جبکہ مضاف ہونے والا اسم جمع مذکر سالم نہ ہو جیسے غُلَامِیْ

38

اعراب :- ان دونوں قسموں کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ اور حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری اور حالتِ جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوگا

جیسے

اول کی مثال	جَاءَ مُوْسٰی	رَأَیْتُ مُوْسٰی	مَرَرْتُ بِمُوْسٰی
ثانی کی مثال	جَاءَ غُلَامِیْ	رَأَیْتُ غُلَامِیْ	مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ

اسم ممکن کی پندرھویں قسم اسم منقوص ہے

اسم منقوص :- وہ اسم ہے جسکے آخر میں یاء ماقبل کسرہ ہو جیسے قَاضِیْ

اعراب :- حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری اور حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی اور حالتِ جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوگا جیسے

جَاءَ الْقَاضِیْ رَأَیْتُ الْقَاضِیَ مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ

نوٹ اسم منقوص کا یہ اعراب اس وقت ہے جبکہ وہ معرف باللام ہو اور اگر یہ بغیر الف لام کے ہو تو حالتِ رفعی و جری میں "یاء" حذف کے ساتھ مع التنوین ہوگا اور حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی مع التنوین ہوگا

جیسے جَاءَ قَاضٍ رَأَیْتُ قَاضِیًا مَرَرْتُ بِقَاضٍ

اسم ممکن کی سولھویں قسم جمع مذکر سالم مضاف بیاء متکلم

یعنی وہ جمع مذکر سالم ہے جو "یاء" متکلم کیطرف مضاف ہو جیسے مُسْلِمِیَّ

اعراب حالتِ رفعی میں واؤ تقدیری حالتِ نصبی و جری میں "یاء" ماقبل مکسور کے ساتھ ہوگا

جیسے جَاءَ مُسْلِمِیَّ رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ

نوٹ :- مُسْلِمِیَّ بحالت رفع اصل میں مُسْلِمُوْنَ یَ تھا نون اضافت کی وجہ سے گر گیا مُسْلِمُوْیَ ہوگیا، پھر واؤ کو "یاء" سے بدل کر یا کا "یاء" میں ادغام کر دیا یا کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مُسْلِمِیَّ ہوگیا اور حالت نصبی و جری میں اصل میں مُسْلِمِیْنَ یَ تھا نون اضافت کی وجہ سے گر گیا پھر یاء "یا" میں ادغام کر دیا مُسْلِمِیَّ ہوگیا

classmate
Date
Page ۳۹

اعراب مضارع کا بیان

فعل مضارع کے تین اعراب ہیں ۱ رفع ۲ نصب ۳ جزم
اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں ۱ صحیح
۲ معتل واوی یا ۳ معتل الفی ۴ مضارع کے ۵ سات صیغ
جن کے آخر میں نونِ اعرابی ہو

(۱) وہ مضارع جو صحیح ہو اور نونِ اعرابی سے خالی ہو
اسکا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ کے ساتھ اور حالت نصبی میں فتحہ کے ساتھ
اور حالتِ جزمی میں جزم کے ساتھ ہوگا

جیسے هُوَ يَضْرِبُ لَنْ يَضْرِبَ لَمْ يَضْرِبْ

صحیح :- نحویین کی اصطلاح میں صحیح وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں
حرفِ علت نہ ہو ـــــ اور صرفیین کی اصطلاح میں صحیح وہ کلمہ
ہے جسکا حروفِ اصلیہ میں حرفِ علت ہمزہ اور دو حروف ایک جنس کے
نہ ہو جیسے يَضْرِبُ

(۲) وہ مضارع جو معتل واوی "یا" پائی ہو اور نون اعرابی سے خالی ہو
اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری اور حالتِ نصبی میں
فتحہ لفظی اور حالتِ جزمی میں لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوگا

جیسے هُوَ يَرْمِيْ لَنْ يَرْمِيَ لَمْ يَرْمِ

معتل واوی :- وہ کلمہ کہلاتا ہے جسمیں لام کلمہ کی جگہ حرفِ علت "واؤ" ہو
جیسے يَغْزُوْ

معتل پائی :- وہ کلمہ کہلاتا ہے کہ جسمیں لام کلمہ کی جگہ حرفِ علت "یا" ہو
جیسے يَرْمِيْ

(۳) وہ مضارع جو معتل الفی ہو اور نون اعرابی سے خالی ہو اسکا اعراب حالت رفعی میں ضمہ تقدیری کے ساتھ، حالت نصبی میں فتحہ تقدیری کے ساتھ اور حالت جزمی میں لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوگا

جیسے هُوَ یَرْضٰی لَنْ یَرْضٰی لَمْ یَرْضَ

معتل الفی :- وہ کلمہ ہے جسکے لام کلمہ کی جگہ حرفِ علت الف ہو

جیسے یَرْضٰی

(۴) مضارع کے وہ صیغے جن کے آخر میں نونِ اعرابی ہو خواہ وہ صحیح ہو یا معتل

اس کا اعراب حالتِ رفعی میں نون اعرابی کو باقی رکھا جائیگا اور حالتِ نصبی اور جزمی میں نونِ اعرابی کو گرا دیا جائیگا

جیسے هُمَا یَضْرِبَانِ لَنْ یَضْرِبَا لَمْ یَضْرِبَا

classmate
Date
Page ۴۱۵

مضارع

جمع مونث کا صیغہ ہوگا

یا نہیں

مبنی

مفرد کے صیغ ہونگے

یا نونِ اعرابی والے

اعراب:- حالتِ رفعی میں اثباتِ نون
اور حالتِ نصبی وجزمی میں حذفِ نون کے ساتھ ہوگا

صحیح ہونگے

یا معتل

اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ حالتِ نصبی میں فتحہ
اور حالتِ جزمی میں سکون کے ساتھ ہوگا

معتل واوی یا یائی ہوگا

اعراب:- حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری
حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی اور
حالتِ جزمی میں لام کلمہ کے
حذف کے ساتھ ہوگا

یا معتل الفی ہوگا

اعراب:- حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری
حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری
اور حالتِ جزمی میں لام کلمہ کے حذف
کے ساتھ ہوگا

42

عوامل کا بیان

عوامل:- عامل کی جمع ہے بمعنیٰ عمل کرنے والی چیز

عامل:- وہ شئی کہلاتی ہے جسکی وجہ سے معرب میں اعراب چاہنے والے معنیٰ پیدا ہو۔ یعنی معنیٰ فاعلیت و مفعولیت و اضافت اور جس میں عمل کیا جائے اسکو معمول کہتے ہیں

عوامل کی دو قسمیں ہیں ۱ لفظی ۲ معنوی

لفظی: وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود ہو

معنوی: وہ عامل ہے جو پوشیدہ ہو

عوامل لفظی کی تین قسمیں ہیں: ۱ حروفِ عاملہ ۲ افعال عاملہ ۳ اسماء عاملہ

حروفِ عاملہ کی دو قسمیں ہیں: ۱ حروفِ عاملہ در اسم ۲ حروفِ عاملہ در فعل

حروفِ عاملہ در اسم کی پانچ قسمیں ہیں:- ۱ حروفِ جارہ ۲ حروفِ مُشبّہ بالفعل ۳ مَا و لَا مشابہ بِلَیْسَ ۴ لائے نفی جنس ۵ حروفِ ندا

۱ حروفِ جارہ:- وہ حروف ہیں جو فعل یا معنیٰ فعل کو اسم تک پہنچانے کیلئے وضع کئے گئے ہوں چونکہ یہ حروفِ اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں اس وجہ سے ان جَارَّہ کہتے ہیں

حروفِ جَارَّہ کل سترہ ہے جو اس شعر میں مذکور ہے

بَا و تَا و کَافْ و لَامْ و وَاوْ مُنْذُ و مُذْ خَلَا

رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِیْ عَنْ عَلٰی حَتّٰی اِلٰی

عمل:- یہ حروف اسم پر داخل ہو کر اسکے آخر کو جر دیتے ہیں جیسے اَلْمَالُ بِزَیْدٍ

۲ حروفِ مشبہ بالفعل:- وہ حروف ہیں جو وزن عمل اور معنیٰ میں فعل متعدی کے مشابہ ہوں حروفِ مشبّہ بالفعل چھ ہیں اِنَّ اَنَّ کَاَنَّ لٰکِنَّ لَیْتَ لَعَلَّ

43

classmate
Date
Page ۴۳

عمل :- یہ حروف جملہ اسمیہ یعنی مبتدا، خبر پر داخل ہوکر اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں
جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اس مثال میں زَیْدًا اِنَّ کا اسم اور قَائِمٌ اِنَّ کی خبر ہے

مشابہت

ان حروف کو فعل کے ساتھ چار طریقہ سے مشابہت ہے ۱ وزن میں
۲ فتحہ پر مبنی ہونے میں ۳ ثلاثی اور رباعی ہونے میں چنانچہ
اِنَّ اَنَّ لَیْتَ ثلاثی میں کَاَنَّ لٰکِنَّ لَعَلَّ رباعی میں ۴ معنی میں جیسے اِنَّ اَنَّ
حَقَّقْتُ کَاَنَّ شَبَّهْتُ کے معنی میں ہے لٰکِنَّ اِسْتَدْرَکْتُ کے معنی میں ہے
لَیْتَ تَمَنَّیْتُ کے معنی میں ہے لَعَلَّ تَرَجَّیْتُ کے معنی میں ہے

۳ مَا و لَا مُشَابَہ بِلَیْسَ :- یعنی وہ مَا اور لَا جو لَیْسَ کے مشابہ ہو
عمل میں اور نفی کا فائدہ دینے میں

عمل مَا و لَا جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں
جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا اس مثال زَیْدٌ ما کا اسم اور قَائِمًا ما کی خبر ہے

۴ لائے نفی جنس :- یعنی وہ لَا جو جنس کی نفی کرتا ہے
جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ (گھر میں کوئی مرد نہیں ہے)

عمل :- اگر لائے نفی جنس کا اسم مضاف ہو تو وہ منصوب ہوگا اور اسکی خبر
مرفوع ہوگی جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ (مرد کا کوئی خوش طبع غلام گھر میں نہیں ہے)

۲ اگر لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفردہ غیر مضاف ہو تو فتحہ پر مبنی ہوگا
جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ (گھر میں کوئی مرد نہیں ہے)

۳ اگر لائے نفی جنس کا اسم معرفہ ہو تو لَا کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ
ضروری ہوگا اور لا کوئی عمل نہیں کرے گا اور وہ معرفہ ابتدا کی وجہ سے
مرفوع پڑھا جائے گا جیسے لَا زَیْدٌ عِنْدِی وَ لَا خَالِدٌ (میرے پاس نہ زید ہے نہ خالد)

ع۴ اگر لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفردہ غیر مضاف ہو اور لا کا تکرار دوسرے نکرہ کے ساتھ ہو رہا ہو تو اس کو پانچ طرح پڑھنا جائز ہے

ع۱ دونوں فتحہ پر مبنی ہوں دونوں جگہ لائے نفی جنس کا اسم ہونیکی وجہ سے جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ

ع۲ دونوں مرفوع ہوں دونو جگہ لا کے مُلغیٰ ہونیکی وجہ سے جیسے لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہ

ع۳ پہلا فتحہ پر مبنی ہو لا کا اسم ہونیکی وجہ سے دوسرا مرفوع ہو لا کے مُلغیٰ ہونیکی وجہ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہ

ع۴ تیسری صورت کا برعکس ہو یعنی پہلا مرفوع ہو اور دوسرا فتحہ پر مبنی ہو جیسے لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَا بِاللّٰہ

ع۵ پہلا فتحہ پر مبنی ہو اور دوسرا تنوین پر منصوب ہو پہلے پر عطف کی وجہ سے جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَا بِاللّٰہ

اس کی تقدیری عبارت اس طرح ہوگی

لَا حَوْلَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ ثَابِتٌ لِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہ

وَلَا قُوَّةَ عَلَى الطَّاعَةِ ثَابِتَةٌ لِاَحَدٍ اِلَّا بِاللّٰہ

ع۵ پانچویں قسم حروف ندا ہیں ا یعنی وہ حروف جن کے ذریعہ کسی کو پکارا جائے پکارنے والے کو منادی اور جسکو پکارا جائے اسے منادیٰ کہتے ہیں اور جس مقصد کیلئے پکارا جائے اسے جواب ندا کہتے ہیں

حروف ندا کل پانچ ہیں

ع۱ یَا ع۲ اَیَا ع۳ ھَیَا ع۴ اَیْ ع۵ ہمزۂ مفتوحہ

یَا قریب و بعید دونوں کیلئے اَیَا ھَیَا بعید کیلئے ای ہمزۂ مفتوحہ قریب کیلئے استعمال کیا جاتا ہے

classmate
Date
Page 45

ع ۱ مفرد سے مراد یہ ہیکہ وہ مرکب نہ ہو

فائدہ تمام حروفِ ندا اَدْعُوْ اَیَا اَطْلُبُ کے قائم مقام ہوتے ہیں

عمل :- جب منادیٰ مُفرد ہو یعنی مضاف یا مشابہ مضاف اور نکرہ غیر معینہ نہ ہو تو یہ رفع کی علامت پر مبنی ہوگا جیسے یَا زَیْدُ یَا مُوْسٰی اور اگر منادیٰ مضاف یا مشابہ مضاف یا نکرہ غیر معینہ ہو تو منصوب ہوگا

منادیٰ مضاف کی مثال یَا عَبْدَ اللّٰہِ

منادیٰ مشابہ مضاف کی مثال یَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ پر چڑھنے والے)

نکرہ غیر معینہ کی مثال اندھے کا کسی غیر معین آدمی کو یہ کہنا

یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے مرد میرا ہاتھ پکڑ)

مشابہ مضاف کی تعریف :- وہ اسم ہے جو مضاف تو نہ ہو لیکن مضاف کے مشابہ ہو کہ جس طرح مضاف بغیر مضاف الیہ کے مکمل نہیں ہوتا اسی طرح یہ بھی کسی دوسرے اسم کے بغیر مکمل نہیں ہوتا

وجہ عمل :- حروفِ ندا کے منادیٰ کو منصوب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اَدْعُوْ اَیَا اَطْلُبُ : فعل کے قائم مقام ہوتے ہیں

حروفِ عاملہ در فعل

فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف کی دو قسمیں ہیں ۱ حروفِ ناصبہ ۲ حروفِ جازمہ

حروفِ ناصبہ :- وہ حروف کہلاتے ہیں جو فعل مضارع پر داخل ہو کر پانچ صیغوں کو منصوب اور سات صیغوں سے نون اعرابی کو گرا دیتے ہیں

حروفِ ناصبہ کل چار ہیں اَنْ ، لَنْ ، کَیْ ، اِذَنْ

اَنْ :- کا لفظی عمل یہ ہیکہ وہ فعل مضارع پر داخل ہو کر اسکو منصوب کرتا ہے اور معنوی عمل یہ ہیکہ وہ فعل مضارع کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتا ہے اس وجہ سے اسکو اَنْ مصدریہ کہتے ہیں جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ (میں تمہارا کھڑا ہونا چاہتا ہوں)

46

لَنْ :- یہ فعل مضارع پر داخل ہوکر اسکو منصوب کرتا ہے اور معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ فعل مضارع کو مستقبل منفی کی تاکید میں کر دیتا ہے جیسے لَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ (زید ہرگز نہیں نکلے گا)

کَیْ :- یہ فعل مضارع پر داخل ہوکر اسکو منصوب کرتا ہے اور اسکو سبب کے معنی کر دیتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں)

اِذَنْ :- یہ کلام سابق کے جواب میں آتا ہے جیسے تم سے کوئی کہے اَنَا آتِیکَ غَدًا (میں کل تمہارے پاس آؤنگا) پھر تم اسکے جواب میں کہو اِذَنْ اُکْرِمَکَ (تب تو میں تمہاری تعظیم کرونگا)

اَنْ کی دو قسمیں ہیں ۱ اَنْ مَلْفُوظَۃٌ ۲ اَنْ مقدرہ

اَنْ ملفوظہ کا بیان گذر چکا ہے اب یہاں سے اَنْ مقدرہ کا بیان ہے

چھ حروف کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو منصوب کرتا ہے

۱ حتیٰ کے بعد جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ (میں گذرا یہاں تک کہ شہر میں داخل ہوا)

۲ لامِ جحد کے بعد جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَہُمْ (ہرگز ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ انکو عذاب دے)

لامِ جحد :- وہ لام کہلاتا ہے جو "کَانَ" منفی کی خبر پر نفی کی تاکید کیلئے آئے

۳ اس "اَوْ" کے بعد جو اِلیٰ اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنیٰ میں ہو

جیسے لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ (میں ضرور بالضرور تمہیں لازم پکڑونگا یہاں تک کہ تم میرا حق دیدو)

۴ واوِ صرف کے بعد جیسے لَا تَنْہَ عَنْ خُلُقٍ وَتَاْتِیَ مِثْلَہٗ (مت روک کسی کو بری عادت سے حالانکہ تو اسی کے مانند کرتا ہے)

واوِ صرف :- وہ واو کہلاتی ہے جو معطوف علیہ کے عامل کو معطوف میں عمل کرنے سے روک دے

classmate
Date
Page ۴۷

۵ لام کی کے بعد جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں جنت میں داخل ہونے کی وجہ سے مسلمان ہوا)

لام کی:- وہ لام جارہ کہلاتا ہے جس کا ما قبل ما بعد کیلئے علت ہو

۶ اس فاء کے بعد جو امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی، عرض کے جواب میں آئے جیسے امر کی مثال زُرْنِیْ فَاُکْرِمَكَ (تو مجھ سے ملاقات کر میں تیری تعظیم کرونگا)
نہی کی مثال لَا تَشْتِمْنِیْ فَاُهِیْنَكَ (تو مجھے گالی مت دے ورنہ میں تو ہین کرونگا)
نفی کی مثال مَا تَاْتِیْنَا فَنُحَدِّثَنَا (تو ہمارے پاس کیوں نہیں آتا کہ ہم بات چیت کریں)
استفہام کی مثال اَیْنَ بَیْتُكَ فَاَزُوْرَكَ (تیرا گھر کہاں ہے کہ میں تجھ سے ملاقات کروں)
تمنی کی مثال لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَ مِنْهُ (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ میں اسکو خرچ کرتا)
عرض کی مثال اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ بھلائی کو پہونچو)

حروفِ جازمہ:- وہ حروف کہلاتے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں
حروفِ جازمہ کل پانچ ہیں لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی، اِنْ شرطیہ
لَمْ اور لَمَّا یہ فعل مضارع پر داخل ہوکر اسکو مجزوم کرتے ہیں اور ماضی منفی کے معنی میں کردیتے ہیں جیسے لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ اور لَمَّا یَقْضِ مَا اَمَرَهٗ (اب تک پورا نہیں کیا اس نے ان چیزوں کو جنکا اللہ نے حکم دیا)
لَمْ اور لَمَّا میں فرق یہ ہیکہ لَمْ مطلق نفی کے لئے آتا ہے اور لَمَّا اِستغراقِ نفی یعنی زمانہ ماضی کے تمام اجزاء میں نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے دوسرے لَمْ کے بعد فعل کا حزف جائز نہیں اور لَمَّا کے بعد جائز ہے یَنْصُرُ (چاہے کہ وہ مدد کرے)
لامِ امر کی تعریف:- لامِ امر فعل مضارع میں طلب کے معنی پیدا کرتا ہے یہ لام ہمیشہ مکسور ہوتا ہے اور مضارع کو مجزوم کرتا ہے جیسے لِیَنْصُرْ

لائی نہی کی تعریف :- وہ لاء کہلاتا ہے جو ترک فعل کی طلب کیلئے آتا ہے
اور یہ بھی فعل مضارع کو مجزوم کرتا ہے جیسے لَا تَنْصُرْ مت مدد کر تو
اِنْ شَرْطِیَّہ :- دو جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے
کو جزا کہتے ہیں
عمل :- یہ فعل مضارع کو مجزوم کرتا ہے اور مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے
اگرچہ ماضی پر ہی کیوں نہ داخل ہو جیسے مضارع پر داخل ہونے کی مثال
اِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ (اگر تو مدد کریگا تو میں مدد کروں گا) فعل ماضی پر داخل
ہونے کی مثال اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو ماریگا میں مارونگا)
جاننا چاہئے کہ فعل ماضی معرب نہیں ہوتی بلکہ فتحہ پر مبنی ہوتی ہے اسلئے
اِنْ داخل کرنے کے بعد جزم تقدیری آئیگا جاننا چاہئے کہ جب شرط کی جزا
جملہ اسمیہ ہو یا امر ہو یا نہی یا دعا ہو تو جزا پر فا کا داخل کرنا ضروری ہے
جملہ اسمیہ کی مثال اِنْ تَاْتِیْنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ (اگر تو میرے پاس آئیگا تو تیری عزت کیجائیگی
امر کی مثال اِنْ رَاَیْتُ زَیْدًا فَاَکْرِمْہُ (اگر تو زید کو دیکھ لے تو اسکی تعظیم کر
نہی کی مثال اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُہِنْہُ (اگر تیرے پاس عمرو آئے تو اسکی توہین مت کر
دعا کی مثال اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا (اگر تو میری تعظیم کریگا تو
اللہ تجھ کو بہترین بدلہ دیگا)

دوسرا باب افعال کے عمل کے بیان میں ہے

کوئی فعل ایسا نہیں کہ عمل نہ کرتا ہو خواہ اسکی گردان ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو
وہ فعل تام ہو یا ناقص ہر فعل عمل ضرور کرتا ہے

عمل کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں ۱ معروف ۲ مجہول

فعل معروف :- وہ فعل ہے جسکا فاعل معلوم ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ (زید نے مارا)

فعل مجہول :- وہ فعل ہے جسکا فاعل معلوم نہ ہو جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ (زید مارا گیا)

فعل معروف کی دو قسمیں ہیں ۱ فعل لازم ۲ فعل متعدی

فعل لازم :- وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے مفعول بہ کی اسے ضرورت نہ ہو جیسے قَامَ زَيْدٌ (زید کھڑا ہو گیا)

عمل :- فعل لازم فاعل کو رفع دیتا ہے اور مفعول مطلق مفعول فیہ
مفعول لہ مفعول معہ حال اور تمیز کو نصب دیتا ہے

فعل متعدی :- وہ فعل ہے جو فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ اسے مفعول بہ کی بھی ضرورت پڑے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کو مارا)

عمل فعل متعدی فاعل کو رفع دیتا ہے اور مفعول بہ و دیگر مفعولات
حال و تمیز کو نصب دیتا ہے

فاعل کی تعریف :- فاعل وہ اسم ہے کہ اس سے پہلے ایسا فعل یا شبہ فعل ہو
جو اس اسم کی طرف منسوب ہو قائم ہونے کے طور پر جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ
میں ضَرَبَ فعل اور زَيْدٌ فاعل ہے

مفعول مطلق :- وہ مصدر ہے جو اپنے معنیٰ میں آنے والے فعل کے بعد واقع ہو
جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ضَرْبًا مفعول مطلق ہے

مفعول بہ :- وہ اسم منصوب ہے جس پر فاعل کا فعل واقع جیسے
ضَرَبْتُ زَيْدًا میں زَيْدًا مفعول بہ ہے

مفعول فیہ :- وہ اسم ہے جو کام کرنے کی جگہ یا وقت کو بتلائے اور اسکو ظرف بھی کہتے ہیں
اور ظرف کی دو قسمیں ہیں ۱۔ ظرف مکان ۲۔ ظرف زمان
ظرف زمان کی مثال :- صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا)
ظرف مکان کی مثال جَلَسْتُ فَوْقَ الْمَسْجِدِ (میں مسجد کے اوپر بیٹھا)
مفعول مَعَهٗ :- وہ اسم ہے جو ایسی واؤ کے بعد آئے جو "مَعَ" کے معنیٰ میں ہو
جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی آئی جبوں کے ساتھ)
مفعول لَهٗ :- وہ اسم ہے جو فعل مذکور کی وجہ اور سبب کو بتلائے جیسے
ضَرَبْتُ التِّلْمِيْذَ تَادِيْبًا (میں نے طالب علم کو ادب سکھلانے کیلئے مارا)
حال :- وہ منصوب نکرہ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے
جیسے فاعل کی مثال جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (زید آیا سوار ہونے کی حالت میں)
مفعول کی مثال ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا اس حال میں کہ وہ بندھا ہوا تھا)
دونوں کی حالت بیان کرنے مثال لَقِيْتُ خَالِدًا رَاكِبَيْنِ (میں نے خالد سے
ملاقات کی اس حال میں کہ ہم دونوں سوار تھے)
تنبیہ جسکی حالت بیان کی جائے اسے ذوالحال کہتے ہیں اور جو حالت کو بیان
کرے اسے حال کہتے ہیں
ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے نیز ذوالحال پہلے ہوتا ہے اور حال بعد میں لیکن اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہے جیسے
جَاءَ رَاكِبًا رَجُلٌ میں رَاكِبًا حال مقدم ہے اور حال ہمیشہ نکرہ مفردہ ہوتا ہے
البتہ کبھی جملہ بھی ہوتا ہے جیسے لَقِيْتُ خَالِدًا وَهُوَ رَاكِبٌ

تمیز :- وہ اسم ہے جو پوشیدگی کو دور کرے

تمیز کی دو قسمیں ہیں ۱ نسبت کی تمیز ۲ مفرد کی تمیز

نسبت کی تمیز :- وہ اسم ہے جو فعل اور فاعل کے درمیان نسبت کے ابہام و پوشیدگی کو دور کرے جیسے طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا (خوش ہوا زید اپنے نفس کے اعتبار سے)

مفرد کی تمیز :- وہ اسم ہے جو عدد یا وزن یا کیل یا مساحت میں واقع ہونے والے ابہام کو دور کرے جیسے

عدد سے ابہام دور کرنے کی مثال عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا (میرے پاس گیارہ درہم ہیں)

وزن سے ابہام دور کرنے کی مثال عِنْدِیْ رَطْلٌ زَيْتًا (میرے پاس ایک رطل زیتون کا تیل ہے)

کیل (پیمانہ) سے ابہام دور کرنے کی مثال عِنْدِیْ قَفِيْزَانِ بُرًّا (میرے پاس دو قفیز گیہوں ہیں)

مساحت سے ابہام دور کرنے کی مثال مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرَ رَاحَةٍ سَحَابًا

(آسمان میں ایک ہتھیلی کی مقدار بھی بادل نہیں ہے)

فائدہ :- مذکورہ تمام منصوبات جملہ پورا ہونے کے بعد واقع ہوتے ہیں کیونکہ جملہ فعل اور فاعل پر پورا ہو جاتا ہے اسی وجہ کہا جاتا ہے اَلْمَنْصُوْبَاتُ فُضْلَةٌ (منصوبات زائد ہوتے ہیں)

فاعل کی دو قسمیں ہیں ۱ فاعل مظہر یعنی اسم ظاہر ۲ فاعل مظہر یعنی اسم ضمیر

فاعل مظہر :- وہ فاعل ہے جو فعل کے بعد لفظوں میں آئے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ فاعل ہے

فاعل مضمر :- وہ فاعل ہے جو فعل میں بشکل ضمیر ہو جیسے ضَرَبْتُ میں تُ ضمیر فاعل ہے

فاعل ضمیر کی دو قسمیں ہیں ۱ بارز ۲ مستتر

فاعل بارز :- وہ فاعل ہے جو فعل کے اندر لفظوں میں آئے جیسے ضَرَبْتُ میں تُ ضمیر فاعل ہے

فاعل مستتر :- وہ فاعل ہے جو فعل کے اندر پوشیدہ ہو جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ ضمیر فاعل ہے

فعل کو مذکر و مونث واحد تثنیہ جمع لانے کے قواعد

قاعدہ ۱: ہر فعل کے ساتھ فاعل کا ہونا ضروری ہے اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد آئیگا جیسے قَالَ مُسْلِمٌ قَالَ مُسْلِمَانِ قَالَ مُسْلِمُوْنَ

قاعدہ ۲: اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل واحد کیلئے واحد تثنیہ کیلئے تثنیہ اور جمع کیلئے جمع آئیگا جیسے اَلْمُسْلِمُ قَالَ اَلْمُسْلِمَانِ قَالَا اَلْمُسْلِمُوْنَ قَالُوْا

دو صورتوں میں فعل کو مذکر لانا ضروری ہے

(۱) فاعل مذکر حقیقی ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ

(۲) فاعل مذکر حقیقی کیطرف لوٹنے والی ضمیر ہو جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ

دو صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا ضروری

(۱) فاعل مؤنث حقیقی ذوی العقول ہو جیسے قَامَتْ ھِنْدٌ

(۲) فاعل مونث کیطرف لوٹنے والی ضمیر ہو جیسے ھِنْدٌ قَامَتْ

چار صورتوں میں فعل کو مذکر مؤنث دونوں لانا جائز ہے

(۱) فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو طَلَعَ الشَّمْسُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

(۲) فاعل اسم ظاہر جمع تکسیر ہو قَالَ الرِّجَالُ قَالَتِ الرِّجَالُ

(۳) فاعل مؤنث حقیقی غیر ذوی العقول ہو سَارَ النَّاقَةُ سَارَتِ النَّاقَةُ

(۴) فاعل مونث حقیقی اور فعل کے درمیان فصل ہو جیسے ضَرَبَ الْیَوْمَ ھِنْدٌ ضَرَبَتِ الْیَوْمَ ھِنْدٌ

فعل مجہول :- وہ فعل ہے جسکا فاعل معلوم نہ ہو

عمل :- فاعل کی جگہ آنے والے مفعول کو مرفوع کریگا اور باقی اسماء کو منصوب کریگا جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الْأَمِيرِ ضَرْبًا شَدِيدًا فِي دَارِهِ (پٹائی کیگئی زید کی جمعہ کے دن امیر کے سامنے سخت پٹائی اسکے گھر میں ادب سکھانے کیلئے) ضُرِبَ زَيْدٌ بِالْعَصَا وَالْخَشَبَةِ (لکڑی سے)

نوٹ فعل مجہول کو فعل مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ اور اسکے مرفوع کو مفعول مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ کہتے ہیں

بیان فعل متعدی

مفعول کی خواہش کے اعتبار سے فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں

(۱) فعل متعدی بیک مفعول :- یعنی وہ فعل جو ایک مفعول کیطرف متعدی ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید نے عمرو کو مارا)

(۲) فعل متعدی بدو مفعول :- یعنی وہ فعل جو دو مفعول کیطرف متعدی ہو مگر ایک کو اکتفا کرنا جائز ہو حَتَّا اَعْطٰی اور اسکے ہم معنیٰ افعال جیسے اَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا (میں زید کو ایک درھم دیا) اس میں ایک پر اکتفا کرکے اَعْطَيْتُ زَيْدًا کہنا بھی جائز ہے

(۳) فعل متعدی بدو مفعول :- یعنی وہ فعل جو دو مفعول کیطرف متعدی ہو مگر ایک پر اکتفا کرنا جائز نہ ہو افعال قلوب جبکہ یقین اور ظن کے معنیٰ میں ہوں جیسے عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل سمجھا)

افعال قلوب :- وہ افعال کہلاتے ہیں جنکا تعلق دل سے ہو ظاہری اعضاء سے نہ ہو

افعال قلوب :- انمیں سے تین یقین کیلئے اور تین گمان کیلئے اور مشترک ہے

رَأَيْتُ، عَلِمْتُ، وَجَدْتُ یہ تینوں یقین کیلئے آتے ہیں

ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ یہ تینوں ظن گمان کیلئے آتے ہیں

زَعَمْتُ یہ یقین اور ظن دونوں کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے

(۴) فعل متعدی بسہ مفعول :- یعنی وہ فعل متعدی جو تین مفعول کیطرف متعدی ہو ایسے افعال بھی سات ہیں اَعْلَمَ، اَرٰی، اَنْبَأَ، نَبَّأَ، اَخْبَرَ، خَبَّرَ، حَدَّثَ

جیسے اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا اللہ نے زید کو یہ بات بتلادی کہ عمرو فاضل ہے

فائدہ:- مذکورہ بالا افعال جن افعال کیطرف متعدی ہوتے ہیں وہ سب مفعول بہ ہوتے ہیں

فائدہ:- ذکر کئے ہوئے تمام مفعولات نائب فاعل بن سکتے ہیں علاوہ چار کے

۱ باب عَلِمْتُ کا دوسرا مفعول

۲ باب اَعْلَمْتُ کا تیسرا مفعول

یہ دونوں نائب فاعل اسلئے نہیں بن سکتے کہ یہ مسند ہوتے ہیں اور نائب فاعل بننے کی صورت میں مسند الیہ ہو جائینگے تو بیک وقت ایک چیز کا مسند اور مسند الیہ ہونا لازم آئیگا اور یہ جائز نہیں ہے

۳ مفعول لہ:- اسلئے کہ یہ فعل کی غرض بیان کرنے کیلئے آتا ہے اور نائب فاعل بننے کی صورت میں یہ غرض فوت ہو جائیگی

۴ مفعول معہ:- اسلئے کہ نائب فاعل بننے کی صورت میں یا تو اسکی واؤ باقی نہیں رہیگی یا فعل اور فاعل کے درمیان فصل لازم آئیگا

جاننا چاہئے کہ باب اَعْطَیْتُ کا مفعولِ اول مفعول دوم کی بہ نسبت نائب فاعل بننے کے زیادہ لائق ہے

افعال ناقصہ کا بیان

افعال کی دو قسمیں ہیں:- ۱ افعال تامہ ۲ افعال ناقصہ

افعال تامہ:- وہ افعال ہیں جو اپنے فاعل کیلئے اپنے مصدر کی صفت کو ثابت کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہو

افعال ناقصہ:- وہ افعال ہیں جو اپنے فاعل کیلئے اپنے مصدر کی صفت کے علاوہ کسی دوسری صفت کو ثابت کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہو

55

افعال ناقصہ کل سترہ ہیں

۱ کَانَ ۲ صَارَ ۳ ظَلَّ ۴ بَاتَ ۵ اَصْبَحَ ۶ اَضْحٰی ۷ اَمْسٰی
۸ عَادَ ۹ اَضْ ۱۰ غَدَا ۱۱ رَاحَ ۱۲ مَازَالَ ۱۳ مَا انْفَکَّ
۱۴ مَابَرِحَ ۱۵ مَافَتِئَ ۱۶ مَادَامَ ۱۷ لَیْسَ

کَانَ بمعنیٰ تھا جیسے کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا زید عالم تھا
صَارَ بمعنیٰ ہوگیا جیسے صَارَ زَیْدٌ فَقِیْرًا زید فقیر ہوگیا
ظَلَّ بمعنیٰ دن بھر رہا جیسے ظَلَّ زَیْدٌ صَائِمًا زید دن بھر روزہ دار رہا
بَاتَ بمعنیٰ رات بھر رہا جیسے بَاتَ زَیْدٌ نَائِمًا زید رات بھر سوتا رہا
اَصْبَحَ بمعنیٰ صبح کے وقت جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ فَقِیْرًا زید صبح کے وقت فقیر ہوگیا
اَضْحٰی بمعنیٰ چاشت کے وقت جیسے اَضْحٰی زَیْدٌ اَمِیْرًا زید چاشت کے وقت امیر ہوگیا
اَمْسٰی بمعنیٰ شام کے وقت جیسے اَمْسٰی زَیْدٌ مُصَلِّیًا زید شام کے وقت نمازی ہوگیا
صَارَ اَضْ غَدَا رَاحَ یہ چاروں صَارَ کے معنیٰ میں آتے ہیں جبکہ ناقصہ ہوں
مَازَالَ مَابَرِحَ مَافَتِئَ مَاانْفَکَّ بمعنیٰ ہمیشہ رہا ان کے شروع میں ما نافیہ ہے
مَادَامَ بمعنیٰ جبتک اسکے شروع ما مصدریہ ہے
لَیْسَ بمعنیٰ نہیں یہ فعلِ نفی ہے

عمل:- افعال ناقصہ جملہ اسمیہ کے شروع میں داخل ہوکر اسم کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتے ہیں جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا

کَانَ کی دو قسمیں ہیں ۱ کَانَ زائدہ ۲ کَانَ غیر زائدہ

کَانَ زائدہ:- وہ کَانَ ہے جو عبارت کی خوبصورتی اور کلام کو عمدہ بنانے کیلئے لایا جاتا ہے

کَانَ غیر زائدہ:- وہ کَانَ ہے جو کلام میں کسی مقصد کیلئے لایا جاتا ہے

کَانَ غیر زائدہ کی دو قسمیں ہیں ۱ کَانَ تامہ ۲ کَانَ ناقصہ

کَانَ تامہ:- وہ کَانَ ہے جو محض فاعل پر پورا ہوجاتا ہے جیسے

کَانَ مَطَرٌ حَصَلَ مَطَرٌ کے معنیٰ میں ہے (بارش ہوئی)

classmate
Date
Page ۵۶

کَانَ ناقصہ :- وہ کَانَ ہے جو فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ اسے منصوب کی بھی ضرورت پڑے جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا

اَفعالِ مقاربہ کا بیان

افعال مقاربہ :- وہ افعال ہیں جو امید، یقین اور شروع ہونے کے اعتبار سے خبر کو اسم کے نزدیک ہونے کو بتانے کیلئے وضع کئے گئے ہو

افعال مقاربہ کل سات ہیں جن میں سے چار مشہور ہیں اور تین غیر مشہور

چار مشہور یہ ہیں :- عَسٰی ، کَادَ ، کَرَبَ ، اَوْشَکَ

غیر مشہور یہ ہیں :- اَخَذَ جَعَلَ طَفِقَ بمعنی شروع کیا

عَسٰی بمعنی امید کے ساتھ قریب ہوا

کَادَ کَرَبَ بمعنی قریب ہوا

اَوْشَکَ بمعنی جلدی کی

افعال مقاربہ کا عمل :- یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اسم کو مرفوع اور خبر کو منصوب کرتے ہیں اور انکی خبر فعل مضارع ہوتی ہے کبھی اَنْ اور کبھی بغیر اَنْ کے

جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَخْرُجَ عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ

فائدہ :- عَسٰی کبھی تامہ ہوتا ہے جبکہ فعل مضارع پر اَنْ داخل ہو اس وقت یہ فاعل پر پورا ہو جائیگا خبر کا محتاج نہیں ہوگا ہے جیسے عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ (زید کا نکلنا قریب ہے)

عَسٰی کی دو قسمیں ہیں ۱ عَسٰی تامہ ۲ عَسٰی ناقصہ

عَسٰی تامہ وہ عَسٰی ہے جو محض فاعل پر پورا ہو جائے اسکو خبر کی ضرورت نہ پڑے

عَسٰی ناقصہ :- وہ عَسٰی ہے جو فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ اسکو خبر کی ضرورت پڑے

57

classmate
Date
Page ۵۷

افعال مدح وذم کا بیان

افعالِ مدح وذم :- وہ افعال ہے جس سے کسی کی اچھائی یا برائی بیان کیجائے
جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ (زید اچھا آدمی ہے)

تعداد :- افعال مدح وذم کل چار ہیں ۱۔ نِعْمَ حَبَّذَا تعریف کیلئے
بِئْسَ سَاءَ برائی کیلئے ہیں

فائدہ :- حَبَّذَا کے علاوہ نِعْمَ بِئْسَ سَاءَ کے فاعل کیلئے شرط یہ ہے کہ
یا تو فاعل معرّف باللام ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (زید اچھا آدمی ہے) یا فاعل ایسا
ہو جو معرّف باللام کیطرف مضاف ہو جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ (قوم کا سردار زید اچھا ہے)
یا فاعل ضمیر مستتر مبہم ہو اور اسکی تمیز نکرہ منصوبہ ہو جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ اس مثال میں
نِعْمَ کا فاعل ضمیر هُوَ ہے جو مستتر اور مبہم ہے اور رَجُلًا اسکی تمیز ہے
حَبَّذَا کا فاعل ہمیشہ ذَا ہوتا ہے جو اسی کے ساتھ متصل ہے

افعال مدح (نِعْمَ حَبَّذَا) کے فاعل کے بعد جو اسم آئیگا اسکو مخصوص بالمدح
اور افعالِ ذم (بِئْسَ سَاءَ) کے فاعل کے بعد جو اسم آئیگا اسکو مخصوص بالذم کہتے ہیں

افعالِ تعجب کا بیان

افعالِ تعجب :- وہ افعال ہیں جو تعجب ظاہر کرنے کیلئے وضع کئے گئے ہوں
فعل تعجب ثلاثی مجرد کے ہر اس مصدر سے آتا ہے جسمیں رنگ اور عیب کے معنیٰ نہ ہو
افعالِ تعجب کے دو وزن ہیں ۱۔ مَا أَفْعَلَهُ جیسے مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (زید کو کس چیز نے حسین بنادیا)
۲۔ أَفْعِلْ بِهِ جیسے أَحْسِنْ بِهِ (زید کتنا حسین ہے)

ترکیب :- مَا أَحْسَنَ زَيْدًا مَا بمعنیٰ أَيُّ شَيْءٍ مبتداء أَحْسَنَ فعل ضمیر مستتر اسکا فاعل
زَيْدًا مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر خبر مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ انشائیہ ہوا
أَحْسِنْ بِهِ أَحْسِنْ فعل امر بمعنیٰ أَحْسَنَ فعل ماضی "ب" زائدہ اور زَيْدًا اسکا فاعل
فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

classmate
Date
Page ۵۸۰

اسمائے عاملہ کا بیان

تیسرا باب اسمائے عاملہ کے بیان ہے اور وہ گیارہ قسم پر ہے

ع۱ اسمائے شرطیہ بمعنی اِنْ ع۲ اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی
ع۳ اسمائے افعال بمعنی فعل امر ع۴ اسم فاعل ع۵ اسم مفعول
ع۶ صفت مُشَبَّہ ع۷ اسم تفضیل ع۸ مصدر ع۹ کم مضاف
ع۱۰ اسم تام ع۱۱ اسمائے کنایات

پہلی قسم اسمائے شرطیہ بمعنی اِنْ دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں پہلے جملے کو شرط اور سبب اور دوسرے جملے کو جزا اور سبب کہتے ہیں

یہ کل نو ۹ ہیں ع۱ مَنْ ع۲ مَا ع۳ اَیْنَ ع۴ مَتٰی ع۵ اَیٌّ ع۶ اَنّٰی
ع۷ اِذْمَا ع۸ حَیْثُمَا ع۹ مَهْمَا

عمل :- یہ اسماء فعل مضارع پر داخل ہوکر اِنْ شرطیہ کی طرح فعل مضارع کو مجزوم کرتے ہیں جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ

مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (جسکو تو مارے گا میں بھی ماروں گا)
مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ (جو تو کریگا میں بھی کروں گا)
اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ (جہاں تو بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا)
مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ (جس وقت تو کھڑا ہوگا میں بھی کھڑا ہوں گا)
اَیَّ شَیْءٍ تَاْکُلْ اٰکُلْ (جو چیز تو کھائے گا میں بھی کھاؤں گا)
اَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ (جس جگہ تو لکھیگا میں بھی لکھوں گا)
اِذْمَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ (جس وقت تو سفر کریگا میں بھی سفر کرونگا)
حَیْثُمَا تَقْصُدْ اَقْصُدْ (جس جگہ کا تو ارادہ کریگا میں بھی ارادہ کروں گا)
مَهْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ (جس جگہ تو بیٹھے گا میں بیٹھونگا)

classmate
Date 59
Page

دوسری قسم اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی ہیں یہ کل تین

۱۔ هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ (دور ہوا) ۲۔ شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ جدا ہو گیا
۳۔ سَرْعَانَ بمعنی سَرَعَ (جلدی کی) عمل :- یہ اکثر کو فاعلیت کی بناء پر مرفوع کرتے ہیں
جیسے هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ عید کا دن دور ہو گیا

تیسری قسم اسمائے افعال بمعنی امر حاضر ہیں جیسے
رُوَيْدَ بمعنی اَمْهِلْ (مہلت دے تو) بَلْهَ بمعنی دَعْ (چھوڑ تو)
حَيَّهَلْ بمعنی اَقْبِلْ (متوجہ ہو تو) هَلُمَّ بمعنی اِئْتِ (آ تو)
عَلَيْكَ بمعنی اَلْزِمْ (لازم پکڑ تو) هَا بمعنی خُذْ (پکڑ تو)
عمل :- اسمائے افعال بمعنی امر حاضر اسم کو مفعولیت کی بنا پر منصوب کرتے ہیں
جیسے رُوَيْدَ زَيْدًا (مہلت دے تو زید کو)

چوتھی قسم اسم فاعل ہے

اسم فاعل :- وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل حدوث کے طریقے پر قائم ہو

عمل :- اسم فاعل اپنے فعل معروف جیسا عمل کرتا ہے یعنی اگر اسم فاعل فعل لازم سے بنا ہو تو صرف فاعل کو رفع دیگا اور مفعول بہ کے علاوہ دیگر مفاعیل کو نصب دیگا اور اگر اسم فاعل فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو مرفوع اور مفعولات کو منصوب کریگا

اسم فاعل کے عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں ۱ معنوی ۲ لفظی

۱ معنوی شرط یہ ہیکہ اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو ماضی کے معنی میں نہ ہو
۲ لفظی شرط یہ ہیکہ اسم فاعل کا اعتماد ان چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر ہو
۱ اسم فاعل سے پہلے مبتداء ہو اور اسم فاعل اسکی خبر ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ
(زید کھڑا ہے اس کا باپ) زَيْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا (زید مارنے والا ہے اسکا باپ عمرو کو)
۲ اسم فاعل سے پہلے موصول ہو اور اسم فاعل [illegible]

۲ء اسم فاعل سے پہلے موصوف ہو اور اسم فاعل اسکی صفت ہو جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَائِمٍ اَبُوْہُ
(گذرا میں ایسے مرد کے پاس سے کہ اس کا باپ کھڑا ہے)

۳ء اسم فاعل سے پہلے اسم موصول ہو اور اسم فاعل اسکا صلہ ہو جیسے جَاءَنِیْ الْقَائِمُ اَبُوْہُ
(آیا میرے پاس وہ آدمی کہ جسکا باپ کھڑا ہے)

۴ء اسم فاعل سے پہلے ذوالحال ہو اور اسم فاعل اسکے ذوالحال ہو جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا (آیا میرے پاس زید اس حال میں کہ سوار ہے اسکا غلام گھوڑے پر)

۵ء اسم فاعل سے پہلے ہمزۂ استفہام ہو جیسے اَضَارِبُ زَیْدٌ عَمْرًا
(کیا زید عمرو کو مارنے والا ہے)

۶ء اسم فاعل سے پہلے حرف نفی ہو جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ (زید کھڑا ہونے والا نہیں ہے)

فائدہ اعتماد سے مراد یہ ہے کہ اسم فاعل کو اپنے سے پہلے آنیوالے لفظ سے تعلق ہو جیسا کہ مبتدا کو خبر سے تعلق ہوتا ہے اور یہ اکثر اپنے فاعل یا مفعول کیطرف مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے جیسے ضَارِبُ زَیْدٍ

پانچویں قسم اسم مفعول ہے

اسم مفعول :- وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جسپر فاعل کا فعل واقع ہو

عمل :- اسم مفعول فعل مجہول جیسا عمل کرتا ہے یعنی فاعل کی جگہ واقع ہونے والے اسم (مفعول) کو رفع اور دیگر مفاعیل کو نصب دیگا
جیسے زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ

شرط :- اسم مفعول کے عمل کرنے کیلئے بھی وہی دو ۲ء شرطیں ہیں جو اسم فاعل کے بیان میں گزر چکی ہے

چھٹی قسم صفت مشبہ ہے

صفت مشبہ :- وہ اسم ہے جو فعل لازم سے مشتق ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے کہ جس کے ساتھ فعل ثبوت کے طریقہ پر قائم ہو

عمل :- صفت مشبہ اپنے فعل لازم جیسا عمل کرتا جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ

شرط :- صفت مشبہ کے عمل کرنے کی صرف ایک شرط ہے وہ یہ کہ صفت مشبہ مذکورہ چھ چیزوں میں سے اسم موصول کے علاوہ کسی ایک پر اعتماد کیے ہوئے ہو یعنی اس سے پہلے مبتدا ہو یا موصوف ہو یا ذوالحال ہو یا حرف استفہام ہو یا حرف نفی ہو

جیسے ع۱ صفت مشبہ سے پہلے مبتدا ہو اور صفت مشبہ اسکی خبر ہو جیسے

زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ (زید اچھا ہے اس کا غلام)

ع۲ صفت مشبہ سے پہلے موصوف ہو اور صفت مشبہ اسکی صفت ہو جیسے

مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حَسَنٍ غُلَامُهٗ (گذرا میں ایسے مرد کے پاس سے کہ اسکا غلام اچھا ہے)

ع۳ صفت مشبہ سے پہلے ذوالحال ہو اور صفت مشبہ اسکے ذوحال ہو جیسے

جَاءَنِیْ زَیْدٌ حَسَنًا غُلَامُهٗ (آیا میرے پاس زید اس حال میں کہ اسکا غلام اچھا ہے)

ع۴ صفت مشبہ سے پہلے ہمزۂ استفہام ہو جیسے اَحَسَنٌ غُلَامُهٗ (کیا اچھا ہے اس کا غلام)

ع۵ صفت مشبہ سے پہلے حرف نفی ہو جیسے مَا حَسَنٌ غُلَامُهٗ (اسکا غلام اچھا نہیں)

فائدہ :- چونکہ صفت مشبہ پر الف لام اَلَّذِیْ اسم موصول کے معنیٰ میں نہیں ہوتا اس وجہ سے اس سے پہلے اسم موصول نہیں آتا

ساتویں قسم اسم تفضیل ہے

اسم تفضیل :- وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے کہ جسمیں معنیٰ فاعلیت دوسرے کی بہ نسبت زیادتی کے ساتھ پائے جائے

عمل :- اسم تفضیل اپنے فاعل کو مرفوع کرتا ہے اور اسمیں ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو

استعمال :- اسم تفضیل کا استعمال تین طریقوں سے ہوتا ہے

ع۱ مِنْ کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے افضل ہے)

ع۲ الف لام کے ساتھ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ الْاَفْضَلُ (آیا میرے پاس زید کہ وہ سب سے افضل ہے)

ع۳ اضافت کے ساتھ " زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم کا سب سے افضل آدمی ہے)

آٹھویں قسم مصدر ہے

مصدر :- وہ اسم ہے جو معنیٔ حدث پر دلالت کرے اور اس سے افعال مشتق ہوتے ہیں جیسے ضَرْبٌ

عمل :- مصدر اپنے فعل لازم یا متعدی جیسا عمل کرتا ہے بشرطیکہ مفعول مطلق نہ ہو جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا (زید کے عمر کو مارنے نے مجھکو تعجب میں ڈالدیا)

فائدہ :- مصدر کی فاعل اور مفعول بہ کیطرف اضافت کرنا بھی جائز ہے اور جب مصدر اپنے معمول یعنی فاعل اور مفعول بہ کیطرف مضاف ہوگا تو اسکا مضاف الیہ لفظاً تو مجرور ہوگا مگر محلاً مرفوع یا منصوب ہوگا

نویں قسم اسم مضاف ہے

اسم مضاف :- وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم لگاؤ رکھے

عمل :- مضاف اپنے مضاف الیہ کو جر دیتا ہے مگر اسکا جر دینا حرف صورۃً ہے حقیقت میں مضاف الیہ کا جر حرف جر کے مقدر ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اصل میں غُلَامٌ لِزَیْدٍ تھا

تقسیم :- حرف جر کی تقدیر کے اعتبار سے اضافت کی تین قسمیں ہیں

۱ اضافت لامیّہ :- جسمیں حرف جر لام محذوف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اصل میں غُلَامٌ لِزَیْدٍ

۲ اضافت فیّہ :- جسمیں حرف جر فی محذوف ہو جیسے صَلٰوۃُ اللَّیْلِ اصل میں صَلٰوۃٌ فِی اللَّیْلِ

۳ اضافت مِنّیہ :- جسمیں حرف جر مِنْ مقدر ہو جیسے خَاتَمُ الْفِضَّۃِ اصل میں خَاتَمٌ مِنَ الْفِضَّۃِ

دسویں قسم اسم تام ہے

اسم تام :- وہ اسم ہے جو اپنی اصلی حالت پر رہتے ہوئے مضاف نہ بن سکے

عمل :- اسم تام تمیز کو منصوب کرتا ہے یعنی اپنے بعد میں آنیوالے اسم کو تمیز ہونیکی بناء پر نصب دیتا ہے

classmate
Date
Page ۶۳

اسم تام چھ چیزوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے

(۱) یا تنوین لفظی سے جیسے مَافِی السَّمَاءِ قَدْرَ رَاحَةٍ سَحَابًا (آسمان میں ایک ہتھیلی کی مقدار بھی بادل نہیں ہے) اس مثال میں رَاحَةٍ اسم تام ہے

(۲) یا تنوین تقدیری سے جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا (میرے پاس گیارہ درھم ہے) اس مثال میں اَحَدَ عَشَرَ اسم تام ہے

(۳) یا نونِ تثنیہ سے جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا (میرے پاس دو قفیز گیہوں ہیں) اس مثال میں قَفِیْزَانِ اسم تام ہے

(۴) نون جمع سے جیسے هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا (کیا ہم تم کو ان لوگوں کی خبر دے جو اعمال کے اعتبار سے خسارہ میں ہے) اس مثال میں اَخْسَرِیْنَ اسم تام ہے

(۵) یا مشابہ نون جمع سے جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا (میرے پاس بیس درھم ہے) اس مثال میں عِشْرُوْنَ اسم تام ہے

(۶) یا نونِ اضافت سے جیسے عِنْدِیْ مِلْؤُ الْاِنَاءِ عَسَلًا (میرے پاس برتن بھر شہد ہیں) اس مثال میں مِلْؤُ الْاِنَاءِ اسم تام ہے

کبھی کبھی الف لام سے بھی اسم تام ہوتا ہے جیسے اَلسَّمَاءُ مگر یہ آخری اسم تام اسم کو تمیز کی بنا پر منصوب نہیں کرتا

گیارھویں قسم اسمائے کنایات از عدد ہے

اسمائے کنایات از عدد :- ۵۹ اسمائے ہیں جو مبہم عدد کو بیان کرنے کے لئے وضع کئے گئے ہو

اسمائے کنایات از عدد دو ہیں ۱۔ کَمْ ۲۔ کَذَا

کم استفہامیہ :- ۵۹ کم ہے جس سے کسی چیز کے بارے میں معلوم کرنا مقصود ہو

عمل :- کم استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ
(آپ کے پاس کتنے درھم ہیں)

64

کم خبریہ :- وہ کم ہے جس سے کسی چیز کے بارے میں خبر دینا مقصود ہو

عمل :- کم خبریہ کی تمیز کبھی مفرد مجرور ہوتی ہے جیسے کَمْ دَارٍ بَنَيْتُ (کتنے گھر میں نے بنائے)
اور کبھی جمع مجرور ہوتی ہے جیسے کَمْ رِجَالٍ لَقِيتُهُمْ (میں نے بہت سے لوگوں سے ملاقات
اور کبھی کم خبریہ کی تمیز پر مِنْ حرفِ جر داخل ہوتا ہے جیسے کَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ
(آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں) اگر کم خبریہ اور اسکی تمیز کے درمیان فصل
واقع ہو تو کم خبریہ کی تمیز منصوب ہوتی ہے جیسے کَمْ عِنْدِي دِرْهَمًا
(میرے پاس بہت سے درھم ہے)

کَذَا :- استفہامیہ بھی ہوتا ہے اور خبریہ بھی جب کَذَا خبریہ ہوتا ہے تو اسکا استعمال
تکرار کے ساتھ ہوتا ہے عِنْدِي كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے درھم ہے)

عمل :- کَذَا کی تمیز منصوب ہوتی ہے خواہ مفرد ہو یا جمع جیسے عِنْدِي كَذَا دِرْهَمًا
(میرے پاس اتنے درھم ہیں)

classmate
Date
Page ۶۵

عوامل معنوی کا بیان

عوامل معنوی :- وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو

عوامل معنوی کی دو قسمیں ہیں ۱ ابتداء ۲ فعل مضارع کا عامل ناصب و جازم سے خالی ہونا ابتداء یعنی اسم کا عوامل لفظی سے خالی ہونا

عمل :- ابتداء مبتداء اور خبر کو مرفوع کرتا ہے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ یہ دونوں ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہے اس صورت میں دونوں کا عامل معنوی ہے

اور اسمیں دو مذہب اور ہیں

(۱) مبتداء کا عامل ابتداء اور خبر کا عامل مبتداء ہو اس صورت میں مبتداء کا عامل معنوی اور خبر کا عامل لفظی ہوگا

(۲) مبتداء کا عامل خبر اور خبر کا عامل مبتداء، اس صورت میں دونوں کا عامل لفظی ہوگا

فعل مضارع کا عامل ناصب و جازم سے خالی ہونا

عمل :- فعل مضارع کو مرفوع کرتا ہے جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ اس مثال میں یَضْرِبُ :- مرفوع ہے اسلئے کہ وہ ناصب و جازم سے خالی ہے

خاتمہ

فصل اوّل — توابع کا بیان

توابع :- تابع کی جمع ہے بمعنی اطاعت کرنیوالا پیچھے پیچھے چلنے والا

اصطلاحی تعریف :- تابع کسی لفظ کے بعد آنیوالا وہ لفظ ہے جس کا اعراب پہلے لفظ کے اعراب کے موافق ہو اور دونوں کا اعراب کی وجہ بھی ایک ہی ہو

متبوع :- وہ پہلا لفظ ہے کہ جسکے موافق تابع کا اعراب ہو

تابع کا حکم :- یہ ہیکہ وہ اعراب میں ہمیشہ اپنے متبوع کے موافق ہوتا ہے

66

تابع کی پانچ قسمیں ہیں

ع۱ صفت ع۲ تاکید ع۳ بدل ع۴ عطف بحرف ع۵ عطف بیان

پہلی قسم صفت ہے

صفت :- ایسا تابع ہے جو اپنے متبوع یعنی موصوف کی یا اس کے متعلق کی بھلائی یا برائی بیان کرے

صفت کی دو قسمیں ہیں ع۱ صفتِ بحال موصوف ع۲ صفتِ بحال متعلق موصوف

صفتِ بحال موصوف :- وہ تابع ہے جو اپنے متبوع میں پائے جانے والے معنیٰ پر دلالت کرے

جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ (میرے پاس عالم مرد آیا)

حکم :- صفتِ بحال موصوف کل دس چیزوں میں اپنے متبوع کے موافق ہوتی ہے

یعنی ع۱ تعریف ع۲ تنکیر ع۳ تذکیر ع۴ تانیث ع۵ واحد ع۶ تثنیہ ع۷ جمع ع۸ رفع

ع۹ نصب ع۱۰ جر۔ میں جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ ، اِمْرَأَۃٌ عَالِمَۃٌ

مذکورہ دس چیزوں میں سے ترکیب کے اندر بیک وقت چار چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے

ع۱ تعریف و تنکیر میں سے ایک ع۲ تذکیر و تانیث میں سے ایک

ع۳ واحد تثنیہ جمع میں سے ایک ع۴ رفع نصب جر میں سے ایک

صفتِ بحالِ متعلق موصوف :- وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کے متعلق کے معنیٰ پر دلالت کرے

جیسے عِنْدِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ ۔ (میرے پاس ایسا آدمی ہے جسکا غلام خوبصورت ہے)

حکم :- صفتِ بحالِ متعلق موصوف پانچ چیزوں میں اپنے متبوع کے موافق ہوتی ہے یعنی

ع۱ تعریف ع۲ تنکیر ع۳ رفع ع۴ نصب ع۵ جر

مذکورہ پانچ چیزوں میں سے ترکیب کے اندر بیک وقت دو چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے

ع۱ تعریف و تنکیر میں سے ایک ع۲ رفع نصب جر ۲ میں سے ایک

فائدہ :- جملہ خبریہ صفت بن سکتا ہے اگر جملہ خبریہ صفت ہو تو اس کا موصوف ہمیشہ نکرہ ہوگا اور اس وقت جملہ میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو اس نکرہ موصوفہ کیطرف لوٹے گی جیسے جَاءَنِیْ رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ اس مثال میں رَجُلٌ موصوف اَبُوْہُ عَالِمٌ صفت ہے

classmate
Date
Page

دوسری قسم تاکید ہے

تاکید: وہ تابع ہے جو نسبت یا شمولِ حکم میں متبوع کے حال کو متعین کر دے

تاکید کا فائدہ: تاکید سے سامع کی غفلت اور شک کو دور کر دیا جاتا ہے

تاکید کی دو قسمیں ہیں ۱۔ لفظی ۲۔ معنوی

تاکید لفظی: کسی لفظ کے مکرر لانے کو تاکید لفظی کہتے ہیں خواہ لفظ اسم ہو یا فعل یا حرف

جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جو مخصوص الفاظ سے حاصل ہو اور مخصوص الفاظ آٹھ ہیں

۱۔ نَفْسٌ ۲۔ عَیْنٌ ۳۔ کِلَا ۴۔ کِلْتَا ۵۔ کُلٌّ ۶۔ اَجْمَعُ ۷۔ اَکْتَعُ ۸۔ اَبْتَعُ ۹۔ اَبْصَعُ

استعمال: نَفْسٌ ۱ عَیْنٌ ۲ واحد تثنیہ جمع مذکر و مؤنث سب کی تاکید کیلئے استعمال ہوتے ہیں

صیغہ اور ضمیر کے اختلاف کے ساتھ یعنی واحد میں صیغہ اور ضمیر دونوں واحد کی ہوگی

اور تثنیہ میں صیغہ جمع کا ہوگا اور ضمیر تثنیہ کی ہوگی اور جمع میں صیغہ اور ضمیر دونوں جمع کی ہوگی

واحد کی مثال: جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُہٗ (میرے پاس زید خود ہی آیا)

تثنیہ کی مثال: جَاءَنِی الزَّیْدَانِ اَنْفُسُھُمَا (میرے پاس دو زید خود ہی آئے)

جمع کی مثال: جَاءَنِی الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُھُمْ (میرے پاس سب زید خود ہی آئے)

کِلَا کِلْتَا: تثنیہ کی تاکید کیلئے آتے ہیں: کِلَا مذکر کیلئے ۱۰ اور کِلْتَا مونث کیلئے

استعمال ہوتا ہے جَاءَنِی الزَّیْدَانِ کِلَاھُمَا ۱ جَاءَنِی الْھِنْدَانِ کِلْتَاھُمَا

کُلٌّ: فقط واحد و جمع کی تاکید کیلئے آتا ہے تثنیہ کی تاکید کیلئے نہیں اور کُلٌّ کے ذریعہ

ایسے واحد کی تاکید ہوتی ہے جو تقسیم کو قبول کرتا ہو جیسے قَرَأْتُ الْکِتَابَ کُلَّہٗ

کہنا تو صحیح ہے لیکن جَاءَ زَیْدٌ کُلُّہٗ کہنا صحیح نہیں ہے

کُلٌّ بھی نَفْسٌ اور عَیْنٌ کی طرح اپنے متبوع کے مطابق ضمیر کیطرف مضاف ہوتا ہے

اَجْمَعُ ۔ اَکْتَعُ ۔ اَبْتَعُ ۔ اَبْصَعُ یہ چاروں کُلٌّ کیطرح فقط واحد اور جمع کی تاکید

کیلئے آتے ہیں ۷ مگر ضمیر کیطرف مضاف نہ ہونگے البتہ صیغہ میں تبدیلی ضرور ہوگی

جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اَجْمَعُوْنَ، اَکْتَعُوْنَ اَبْتَعُوْنَ اَبْصَعُوْنَ

فائدہ:- جان لینا چاہئے اَکْتَعُ اَبْتَعُ اَبْصَعُ کبھی بھی اَجْمَعُ کے بغیر نہیں آتے اور نہ ہی اَجْمَعُ پر مقدم ہوتے ہیں۔ البتہ یہ تینوں ایک دوسرے پر مقدم ہو سکتے ہیں

فائدہ:- کُلُّ اَجْمَعُ وغیرہ سے ان چیزوں کی تاکید لائی جا سکتی ہے جن کے اجزا بن سکتے ہو، حقیقتاً یا حکماً جَاءَنِی الْقَوْمُ کُلُّهُمْ، اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ کُلَّهٗ

تیسری قسم بدل ہے

بدل:- ایسا تابع ہے جو نسبت سے خود مقصود ہو۔ متبوع کا ذکر محض تمہید کے طور پر ہو متبوع کو مبدل منہ اور تابع کو بدل کہتے ہیں

بدل کی چار قسمیں ہیں ۱۔ بدل الکل ۲۔ بدل البعض ۳۔ بدل الاشتمال ۴۔ بدل الغلط

بدل الکل:- وہ بدل ہے کہ جس کا مصداق بعینہٖ مبدل منہ کا مصداق ہو جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْكَ (آیا میرے پاس زید یعنی تیرا بھائی) اس مثال میں زَیْدٌ اور اَخُوْكَ سے ایک ہی ذات مراد ہے

بدل البعض:- وہ بدل ہے جو اپنے متبوع کا جز ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَاْسُهٗ (مارا گیا زید یعنی اسکا سر) اس مثال میں رَاْسُهٗ بدل البعض ہے

بدل الاشتمال:- وہ بدل ہے کہ اسکا مصداق مبدل منہ سے متعلق کوئی چیز ہو جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ (چھینا گیا زید یعنی اسکا کپڑا) اس مثال میں ثَوْبُهٗ بدل الاشتمال ہے

بدل الغلط:- وہ بدل ہے جو غیر مقصود لفظ بولنے کے بعد لایا جائے جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ گذرا میں مرد کے پاس سے نہیں نہیں بلکہ گدھے کے پاس سے) اس مثال میں حِمَارٍ بدل الغلط ہے

چوتھی قسم عطف بحرف ہے

عطف بحرف:- وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد واقع ہو اور نسبت میں اپنے متبوع کے ساتھ مقصود ہو جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (آیا میرے پاس زید اور عمرو) اس مثال میں عمرو عطف بحرف ہے زَیْدٌ متبوع ہے عطف بحرف کا دوسرا نام عطفِ نَسَق بھی ہے کے معنی میں بات کو ترتیب وار بیان کرنا چونکہ اس عطف میں بعض مقامات پر ترتیب پائی جاتی ہے اس وجہ سے اسکو عطفِ نسق بھی کہتے ہیں جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ فَعَمْرٌو ثُمَّ بَکْرٌ (آیا میرے پاس زید پھر عمرو پھر اسکے بعد بکر

classmate
Date
Page

پانچویں قسم عطف بیان ہے

عطف بیان:- وہ تابع ہے جو صفت تو نہ ہو مگر صفت کیطرح اپنے متبوع کو واضح اور روشن کر دے متبوع کو مُبَیَّن اور تابع کو عطف بیان کہتے ہیں

نیز عطف بیان دو چیزوں میں سے جو زیادہ مشہور ہوتی ہے اسی سے بنایا جاتا ہے اگر نام زیادہ مشہور ہو تو عطف بیان نام سے بنے گا اور اگر کنیت زیادہ مشہور ہو تو عطف بیان کنیت سے بنے گا

نام کو عطف بیان بنانے کی مثال:- اَقْسَمْ بِاللّٰہِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ (اللہ کی قسم کھاتی ابو حفص عمرؓ نے)

کنیت کو عطف بیان بنانے کی مثال:- قَالَ یَعْقُوْبُ اَبُوْ یُوْسُفَ فِیْ ھٰذِہِ الْمَسْئَلَۃِ

(کہا امام یعقوب ابو یوسفؒ نے اس مسئلہ کے بارے میں)

پہلی مثال میں عُمَرُ اور دوسری مثال میں اَبُوْ یُوْسُفَ عطفِ بیان ہے

اسم کی دو قسمیں ہیں ۱ منصرف ۲ غیر منصرف

منصرف اور غیر منصرف کی مکمل تشریح ماقبل میں گذر چکی ہے

فائدہ:- جمع منتہی الجموع اور مونث بالف مقصورہ اور مونث بالف ممدودہ

منتہا دو سبب کے قائم مقام ہوتے ہیں

فصل سوم حروف غیر عاملہ کے بیان میں ہیں

حروف غیر عاملہ:- یعنی عمل نہ کرنے والے حروف کی سولہ ۱۶ قسمیں ہیں

(۱) حروفِ تنبیہ:- وہ حروف ہیں جو مخاطب کو کسی چیز سے خبردار کرنے کیلئے آتے ہیں

نیز یہ حروف جملہ کے شروع میں آتے ہیں یہ کل تین ہیں ۱ اَلَا ۲ اَمَا ۳ ھَا

جیسے اَلَا اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اَمَا اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ھَا اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

خبردار زید کھڑا ہونے والا ہے دوسرا ترجمہ یہ ہوگا سنو زید کھڑا ہونے والا ہے

(۲) حروف ایجاب:- یہ ۵ حروف ہیں جو جواب دینے کیلئے وضع کئے گئے ہوں
یہ کل چھ ہیں ۱ نَعَمْ ۲ بَلٰی ۳ اَجَلْ ۴ اِیْ ۵ جَیْر ۶ اِنَّ
نَعَمْ:- یہ کلام سابق کے اثبات کیلئے آتا ہے خواہ مثبت ہو یا منفی جیسے
مثبت کی مثال اَقَامَ زَیْدٌ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائے
منفی کی مثال اَمَا قَامَ زَیْدٌ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائے
بَلٰی:- کیوں نہیں ۷ یہ کلام منفی کے اثبات کیلئے آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا
(انہوں نے کہا کیوں نہیں آپ تو ہمارے رب ہیں)
اِیْ:- یہ استفہام کے بعد قسم کے ساتھ آتا ہے جیسے اَقَامَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے
اِیْ وَاللّٰہِ (جی ہاں اللہ کی قسم)

اَجَلْ ۷ جَیْر ۷ اِنَّ یہ تینوں خبر کی تصدیق کیلئے آتے ہیں اور یہ قسم ساتھ نہیں آئینگے

(۳) حروف تفسیر:- یہ ۵ حروف ہیں جو کسی ام مبہم کی تشریح کیلئے آتے ہیں ۷ اور یہ دو ہیں
۱ اَیْ ۲ اَنْ
اَیْ:- معنی جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَیْ عَبْدُ اللّٰہِ (آیا میرے پاس زید یعنی عبداللہ)
اَنْ:- وَنَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰاِبْرٰھِیْمُ (ہم نے آواز دی اسکو کہ اے ابو ھیم)

(۴) حروف مصدریہ:- ۵ حروف ہیں جو اپنے مدخول کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتے ہیں
یہ کل تین ہیں ۱ مَا ۲ اَنْ ۳ اَنَّ
اَنْ کی مثال:- اَعْجَبَنِیْ اَنْ ضَرَبْتُ اَیْ ضَرْبُکَ (تعجب میں ڈالا مجھکو تیرے مارنے
مَا کی مثال:- ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ اَیْ بِرُحْبِھَا
(تنگ ہو گئی ان پر زمین اپنی وسعت کے باوجود)
اَنَّ کی مثال:- بَلَغَنِیْ اَنَّکَ قَائِمٌ اَیْ قِیَامُکَ (مجھکو خبر ہوئی تیرے کھڑے ہونے کی)

(۵) حروف تحضیض :- وہ حروف ہیں جو مخاطب کو کسی کام پر ابھارنے کیلئے آتے ہیں جبکہ فعل مضارع پر داخل ہو
اور مخاطب کو شرمندہ کرنے کیلئے آتے ہیں جبکہ فعل ماضی پر داخل ہو
اور یہ کل چار ہیں ۱۔ اَلَّا ۲۔ ھَلَّا ۳۔ لَوْلَا ۴۔ لَوْمَا
ماضی کی مثال ھَلَّا صَلَّیْتَ (تو نے نماز کیوں نہیں پڑھی)
مضارع کی مثال ھَلَّا تَقُوْمُ (تو کھڑا کیوں نہیں ہوتا)

(۶) حروف توقع :- وہ حروف ہے جس کے ذریعہ ایسی بات کی خبر دی جائے جسکی امید ہو
اور یہ صرف قَدْ ہے اگر ماضی پر داخل ہو تو کبھی تحقیق کیلئے آتے ہیں اور کبھی
زمانہ ماضی کو حال سے قریب کرنے کیلئے آتا ہے اور اگر مضارع پر داخل ہو
تو تقلیل کیلئے آتا ہے جیسے قَدْ سَمِعَ اللّٰہُ (تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا)
قَدْ رَکِبَ الْاَمِیْرُ (امیر ابھی سوار ہوا ہے) قَدْ یَصْدُقُ الْکَاذِبُ (جھوٹا آدمی بھی کبھی سچ بولتا ہے)

(۷) حروف استفہام :- وہ حروف ہیں جنکے ذریعہ سوال کیا جائے اور یہ تین ہیں
۱۔ مَا ۲۔ ھَلْ ۳۔ ہمزۂ مفتوحہ
جیسے مَا اسْمُکَ ھَلْ قَامَ زَیْدٌ اَزَیْدٌ قَائِمٌ

(۸) حروف ردع :- وہ حروف ہیں جو مخاطب کو ڈانٹنے کیلئے یا کسی امر سے باز رکھنے کیلئے آتے ہیں
اور یہ صرف صرف کَلَّا ہے جیسے کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی (خبردار انسان بڑا سرکش ہے بیشک)
اور کَلَّا کبھی تحقیق کے معنیٰ میں بھی آتا ہے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (تحقیق کہ عنقریب تم جان لوگے)

(۹) تنوین :- تنوین وہ نون ساکنہ ہے جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے تابع ہو اور
فعل کی تاکید کیلئے نہ ہو اور تنوین ٌ وزیر ٌ وزیر ٌ دو پیش ٌ کی شکل میں آتی ہے
تنوین کی پانچ قسمیں ہیں
۱۔ تنوین تمکن ۲۔ تنوین تنکیر ۳۔ تنوین عوض ۴۔ تنوین مقابلہ ۵۔ تنوین ترنم
تنوین تمکن وہ تنوین ہے جو اسم کے منصرف ہونے کو بتلائے جیسے زَیْدٌ

تنوین تنکیر:- وہ تنوین ہے جو اسم کے نکرہ ہونے کو بتلائے جیسے صَہٍ یعنی اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّا فِیْ وَقْتٍ مَّا (تو کسی بھی وقت میں خاموش ہو جا) اور صَہ بغیر تنوین کے اس کے معنی ہیں اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْاٰنَ (تو ابھی خاموش ہو جا)

تنوین عوض:- وہ تنوین ہے جو مضاف یا مضاف الیہ محذوف کے عوض میں آئے جیسے یَوْمَئِذٍ اصل میں یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا تھا کَانَ کَذَا کو حذف کر کے عوض میں تنوین لے آئے

تنوین مقابلہ:- وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں آئے جیسے مُسْلِمٰتٌ کی تنوین

تنوین ترنم:- وہ تنوین ہے جو شعر یا مصرعہ کے آخر میں آواز میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے آئے جیسے شعر اَقَلِّیْ اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ ۷ وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

اے ملامت کرنیوالی تو ملامت اور عتاب کم کر دے ۷ اور اگر میں درست کام کروں تو کہہ میں نے درست کام کیا

شعر مذکور میں عِتَابَنْ اور اَصَابَنْ کے آخر میں تنوین ترنم ہے

تنوین کی ان پانچوں قسموں کو اس شعر میں بیان کیا گیا ہے

تنوین پنج قسم است اے یار من بگیر ۷ اول تمکن است و عوض ثالثش نکیر

دوم مقابل است و ترنم برادرم ۷ ایں پنج یار کن تا شود شاہ بے نظیر

فائدہ:- تنوین ترنم اسم ۷ فعل ۷ حرف ۶ تینوں پر داخل ہوتی ہیں اور باقی چار قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہے

(۱۰) نون تاکید:- وہ نون ہے جو فعل کے آخر میں تاکید کیلئے آتا ہے

نون تاکید کی دو قسمیں ہیں ۱ نونِ ثقیلہ ۲ نونِ خفیفہ

نون ثقیلہ:- نون مشدد کو کہتے ہیں جیسے لَیُضْرِبَنَّ نون خفیفہ:- نون خفیفہ نون ساکن کہتے ہیں، اِضْرِبْنَ

(۱۱) حروف زیادت:- وہ حروف ہیں جو کبھی کبھی زائد ہوتے ہیں یہ حروف کلام میں خوبصورتی پیدا کرنے کیلئے لائے جاتے ہیں اگر انکو حذف کر دیا جائے تو معنیٰ میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی

یہ کل آٹھ ہیں ۱ اِنْ ۲ اَنْ ۳ مَا ۴ لَا ۵ مِنْ ۶ کاف ۷ ب ۸ لام

اِنْ: یہ ما نافیہ کے ساتھ تاکید کیلئے آتا ہے جیسے مَاِنْ رَاَیْتُ زَیْدًا (میں نے زید ہرگز نہیں دیکھا)

اِنْ: یہ حروف شرط کے ساتھ آتا ہے جیسے فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ (جس وقت خوشخبری دینے والا آیا)

مَا: یہ کلمات شرطیہ کے بعد آتا ہے جیسے اِذَا مَا تَاْکُلْ اٰکُلْ (جس وقت تو کھائیگا میں کھاؤں گا)

لَا: یہ واؤ عاطفہ کے ساتھ لفظاً زائد ہوتا ہے جیسے مَا جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَلَا عَمْرٌو (میرے پاس نہ زید آیا اور نہ عمرو)

مِنْ، کاف، با، لام: یہ چاروں حروف جارّہ کے بیان میں بیان کر دئے گئے مگر چونکہ یہ زائد ہونے کے باوجود بھی اپنے مدخول کو مجرور کرتے ہیں اسلئے انکو حروف عاملہ میں بھی بیان کیا ہے

(۱۲) حروف شرط:- وہ حروف ہیں جنکے ذریعہ ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ وابستہ ہونا معلوم ہو یہ حروف دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں پہلے جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں

یہ صرف دو ہیں ۱: اَمَّا ۲: لَوْ

اَمَّا:- تفسیر کیلئے آتا ہے اور اسکی جزا پر "فا" کا لانا ضروری ہے جیسے

فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ ۷ فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ ۷ وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ

ترجمہ:- (ان میں سے بعض نیک بخت ہے اور بعض بد بخت پس بد بخت جہنم میں جائینگے اور نیک بخت جنت میں جائینگے)

لَوْ:- پہلی چیز کی نفی کی وجہ سے دوسری چیز کی نفی کرتا ہے یعنی شرط کی نفی کیوجہ سے جزا کی نفی کرتا ہے جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا چند معبود ہوتے تو زمین و آسمان تباہ ہو جاتے)

(۱۳) لَوْلَا:- یہ جملہ اول کے پائے جانے کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی کرنے کیلئے آتا ہے جیسے:- لَوْلَا عَلِیٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ اگر حضرت علیؓ نہ ہوتو عمر ہلاک ہو جاتے مگر چونکہ علی موجود ہیں اسلئے عمر ہلاک نہیں ہوئے

(۱۴) لام مفتوحہ:- لام مفتوحہ برائے تاکید اسکو لام ابتداء یہ بھی کہتے ہیں

لام مفتوحہ:- وہ لام ہے جو جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کے شروع میں تاکید کیلئے آتا ہے

جملہ اسمیہ کی مثال: زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے افضل ہے)

جملہ فعلیہ کی مثال: اِنَّ رَبَّکَ یَقْضِیْ بَیْنَھُمْ (بے شک تیرا پروردگار ان کے درمیان یقیناً فیصلہ کریگا)

(15) مَا بمعنی دَام ہے یعنی وہ مَا مصدریہ ظرفیہ ہے جو اپنے مابعد فعل کو مصدر کی تاویل میں کردے نیز اس سے پہلے ایک جملہ کا ہونا ضروری ہے

اور یہ مَا اپنی پوری ترکیب سمیت ماقبل کے جملہ کا ظرف بنے گا جیسے اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِیْرُ (میں اس وقت تک کھڑا رہوں گا جب تک کہ امیر بیٹھا رہے)

(16) حروف عطف:- وہ حروف ہیں جو دو کلموں یا دو جملوں میں شرکت پیدا کرنے کیلئے آتے ہیں پہلے جملہ کو معطوف علیہ اور دوسرے جملہ معطوف کہتے ہیں جیسے

ضَرَبْتُ زَیْدًا وَعَمْرًا میں زید معطوف علیہ اور عمرو معطوف ہے

حروف عطف کل دس ہیں

۱ وَاَوْ ۲ فَا ۳ ثُمَّ ۴ حَتّٰی ۵ اِمَّا ۶ اَوْ ۷ اَمْ ۸ لَا ۹ بَلْ ۱۰ لٰکِنْ

بحث مستثنیٰ

مستثنیٰ کی بحث اگرچہ نحو میر کتاب میں نہیں تھی مگر طلبہ کے فائدہ کیلئے بڑھادی گئی

مستثنیٰ :- وہ لفظ ہے جسکو اِلّا اور اسکے اَخوات کے بعد ذکر کیا جائے تاکہ یہ معلوم ہوجائے کہ جس چیز کی نسبت مستثنیٰ منہ کیطرف کیگئی اسکی نسبت مستثنیٰ کیطرف نہیں ہے

مستثنیٰ منہ :- جس سے کوئی چیز نکالی گئی ہے اسکو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں ۱ مستثنیٰ متصل ۲ مستثنیٰ منقطع یا منفصل

مستثنیٰ متصل :- وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو یعنی اس کے افراد میں سے ہو

جیسے جَاءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (آئی میرے پاس قوم مگر زید)

میں زید قوم کے افراد میں سے ہے

مستثنیٰ منفصل یا منقطع :- وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو یعنی اسکے افراد میں سے نہ ہو جیسے جَاءَنِیْ الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا میں حمار قوم کے افراد میں سے نہیں ہے

اعراب :- مستثنیٰ کے اعراب کی چار قسمیں ہیں

(۱) منصوب ہونا اور اسکی چار صورتیں ہیں

(۱) مستثنیٰ منقطع ہو جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا

۲ مستثنیٰ کلام موجب میں اِلّا کے بعد واقع ہو جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

۳ مستثنیٰ کلام غیر موجب میں اِلّا کے بعد واقع ہو مگر مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو

جیسے مَاجَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ

۴ مستثنیٰ مَاخَلَا ۲ مَاعَدَا ۲ لَیْسَ ۲ لَا یَکُوْنُ کے بعد واقع ہو اور خَلَا ۲ عَدَا ۱ کے بعد بھی اکثر علماء کے نزدیک منصوب ہوتا ہے جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ خَلَا زَیْدًا

کلام کی دو قسمیں ہیں ۱ کلام موجب ۲ کلام غیر موجب

کلام موجب :- وہ کلام ہے جسمیں نفی نہی یا استفہام نہ ہو

کلام غیر موجب :- وہ کلام ہے جسمیں نفی نہی یا استفہام ہو

مستثنیٰ کا دوسرا اعراب

اگر مستثنیٰ کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو تو اسمیں دو صورتیں جائز ہیں

۱ استثناء کی بنا پر منصوب ہونا جیسے مَاجَاءَنِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا

۲ مستثنیٰ منہ سے بدل ہونیکی بناء پر مستثنیٰ منہ جیسا اعراب پڑھنا جیسے

مَاجَاءَنِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا وَ اِلَّا زَیْدٌ

مستثنیٰ کا تیسرا اعراب

اگر مستثنیٰ مُفَرَّغ ہو یعنی مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو اور کلام غیر موجب میں تو مستثنیٰ کا اعراب عوامل کے مطابق ہوگا مَاجَاءَنِیْ اِلَّا زَیْدٌ واقع ہے

مَارَاَیْتُ اِلَّا زَیْدًا مَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ

مستثنیٰ کا چوتھا اعراب

اگر مستثنیٰ غَیْرَ سِوٰی سِوَاءَ کے بعد واقع ہو تو مجرور ہوگا نیز حَاشَا کے بعد بھی اکثر علماء کے نزدیک مجرور ہوگا اگرچہ بعض علماء نے منصوب کو بھی جائز کہا ہے جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ

وَ سِوٰی زَیْدٍ وَسِوَاءَ زَیْدٍ وَحَاشَا زَیْدٍ

کلمات استثناء گیارہ ہیں ۱ اِلَّا ۲ غَیْر ۳ سِوٰی ۴ سِوَاءَ ۵ حَاشَا ۶ خَلَا ۷ عَدَا ۸ مَاخَلَا ۹ مَاعَدَا ۱۰ لَیْسَ ۱۱ لَا یَکُوْنُ

غیر کا اعراب

جان لینا چاہیئے کہ غیر کا اعراب مستثنیٰ بالّا کے اعراب کیطرح ہے یعنی اگر لفظ غیر اِلّا کی جگہ استعمال ہو تو خود لفظ غیر پر وہ اعراب آئیگا جو الّا کے بعد مستثنیٰ پر آتا ہے اور اسکے اعراب کی بعینہٖ وہی مذکورہ چار قسمیں ہونگی جو مستثنیٰ بالّا کے اعراب کی ہیں نیز غیر کے بعد آنیوالا اسم ہمیشہ اضافت کیوجہ سے مجرور ہوگا غیر کی تمام صورتوں کی مثالیں کتاب میں دیکھکر یاد کر لیجائے

فائدہ لفظ غیر صفت کیلئے وضع کیا گیا ہے مگر کبھی استثناء کیلئے بھی آتا ہے اسی طرح لفظ اِلّا استثناء کیلئے وضع کیا گیا ہے مگر کبھی صفت کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے

جیسے لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا میں اِلَّا اللّٰہُ غَیْرُ اللّٰہِ کے معنی میں ہے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں اِلَّا اللّٰہُ غَیْرُ اللّٰہِ کے معنی میں ہے اور ترکیب میں صفت واقع ہے

مرفوعات آٹھ ہیں

ع۱ فاعل ع۲ نائب فاعل ع۳ مبتدا ع۴ خبر
ع۵ حروف مشبہ بالفعل کی خبر ع۶ لا نفی جنس کی خبر
ع۷ افعال ناقصہ کا اسم ع۸ ما ولا مشابہ بِئْسَ کا اسم

منصوبات بارہ ہیں

ع۱ مفعول مطلق ع۲ مفعول بہ ع۳ مفعول فیہ ع۴ مفعول لَہٗ
ع۵ مفعول مَعَہٗ ع۶ حال ع۷ تمیز ع۸ مستثنیٰ ع۹ حروف مشبہ
بالفعل کا اسم ع۱۰ لا نفی جنس کا اسم ع۱۱ افعالِ ناقصہ کی خبر
ع۱۲ ما ولا مشابہ بِئْسَ کی خبر

مجروراتِ دو ہیں

ع۱ مجرور بحرف جر ع۲ مضاف الیہ